كيف تكسبين زوجك

عورت اپنے خاوند کا دل کیسے جیتے



تالیف: فضیلۃ الشیخ ابراھیم بن صالح المحمود حفظہ اللہ

ترجمہ: مولانا عبدالرحمن ضیاء حفظہ اللہ

دار الھدیٰ
Dar-ul-Huda

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔

- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیه ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

کیف تکسبین زوجک

یعنی

عورت اپنے خاوند کا دل کیسے جیتے

تالیف:

فضیلۃ الشیخ ابراہیم بن صالح المحمود حفظہ اللہ

ترجمہ:

مولانا عبد الرحمن ضیاء حفظہ اللہ

دار الہدیٰ

...وک لاہور

فون: 7639557 0300-9480166

نام کتاب:	كيف تسكبين زوجك (عورت اپنے خاوند کا دل کیسے جیتے)
مصنف:	الشیخ ابراہیم بن صالح المحمود حفظ اللہ
مترجم:	مولانا عبدالرحمٰن ضیاء حفظہ اللہ
تعداد:	گیارہ سو
اشاعت:	2003
قیمت:	45 روپے
ناشر:	دارالھدیٰ شیخ ہندی مارکیٹ بھاٹی چوک لاہور
کمپوزنگ:	اشرف خلیل 0303 6457914

ملنے کا پتہ:

دارالھدیٰ ®

شیخ ہندی مارکیٹ بھاٹی چوک لاہور

فون: 7639557 0300-9480166

ویب سائٹ: www.dar-ul-huda.com

فہرست

بسم الله الرحمن الرحيم

پیش لفظ

الحمد لله العلی الکبیر المتعال الذی خلقنا من نفس واحدة وخلق منها زوجها وبث منهما رجالا کثیرا ونساء والصلوة والسلام علی من ارشدنا طرق الامن والسلوك والمحبة بین الازواج علی آله وصحبه الذین اقتدوا بهدیه واوضحوا لنا سبیل الهدایة وبعد:

کائنات میں اللہ تعالیٰ نے ان گنت مخلوقات پیدا کر کے بسادی ہیں۔ ان میں انسان' حیوان' چرند' پرند اور حشرات کے علاوہ بھی جانداروں کی بہت سی انواع واقسام موجود ہیں لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ ان سب ہی سے انسان کو اشرف و اعلیٰ بنایا کیونکہ آسمانی ہدایت کو کماحقہ سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کا جو سلیقہ اور قرینہ اسے آتا ہے وہ کسی اور مخلوق سے یقیناً غیر متوقع ہے۔ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ قرآن حکیم کا عنوان انسان ہی ہے اور انسان ایک مرد اور ایک عورت پر مشتمل ایک چھوٹے سے خاندان کے اجتماع کے نتیجہ میں کائنات کا حصہ بنتا ہے چونکہ یہ خاندان خاوند اور بیوی پر مشتمل ہوتا ہے لہٰذا خاندان کے ان دو لازمی اجزا جو ایک دوسرے کے لئے محبت' مودت' الفت' رافت ہمدردی اور غمگساری جیسے پاکیزہ جذبات سے خوب آشنا ہونا چاہئے۔ اس سے ان کا شرف اور فوقیت دیگر مخلوقات پر واضح ہوگا ورنہ توالد و تناسل کا سلسلہ تو ہر قسم کی مخلوقات میں موجود ہی ہے۔

خاوند اور بیوی کی ایک دوسرے سے باہمی محبت تبھی فروغ پائے گی جب ان میں سے ہر کوئی دوسرے کے حقوق اور اپنی ذمہ داری کا خیال رکھے گا۔ اسلام نے ان ذمہ داریوں اور حقوق کی واضح تقسیم کر کے جہاں خاوند کے ذمہ بہت سارے فرائض سے عہدہ برآ ہونا مقرر کیا ہے وہیں اسے مطمئن رکھنے اور خاندان کے نظام کو بہترین اور اعلیٰ اقدار پر استوار کرنے کے لئے گھر کا نگران افسر اور حاکم بنایا ہے۔ اب اس حکومت میں خاوند اگر بادشاہ ہے تو بیوی اس کی وزیر ہے۔ خاوند اگر حاکم ہے تو بیوی محکوم ہے خاوند اگر افسر ہے تو بیوی اس کی ماتحت ہے' خاوند اگر آقا ہے تو بیوی اس کی رعایا ہے لہٰذا جہاں ایک حاکم ایک بادشاہ ایک آقا اور ایک

افسر کو یہ غور کرنا ہے کہ اس نے اپنی حکومت (گھر) کا نظام کس طرح بہتر طور پر لانا ہے وہاں یقیناً اس کے ماتحت اس کے وزیر' اس کی رعایا کو اس نظام کی بہتری میں معاونت کرتے ہوئے اپنے ملک اپنے بادشاہ اپنے نگران اپنے آقا اور اپنے خاوند کو خوش رکھنا ہو گا اور اس کی نظر میں اپنا مقام بلند کرنے کے لئے اسے وہ تمام وسائل اور طریقے اختیار کرنا ہوں گے جس سے وہ خوش رہے۔ اس سے خاندان کی بہتری فروغ' نشوونما اور تعلق میں خاطر خواہ اضافہ ہو گا اور انسان کے شرف اور ارفع اقدار کا ثبوت عملاً فراہم ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فضیلۃ الشیخ استاذ ابراہیم بن صالح المحمود حفظہ اللہ کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ جنہوں نے فی زمانہ از حد مفید معاشرتی موضوع پر قلم اٹھایا ہے کیونکہ علم روشنی ہے اور روشنی ہی اندھیرے دور کرتی ہے توقع ہے کہ اس سے خاندانوں میں موجود جہالت کے اندھیرے ضرور چھٹ جائیں گے اور اللہ کے دین کو تقویت ملے گی اور ہمارے اردو دان طبقے کی ضرورت ہمارے محترم مولانا عبدالرحمٰن ضیاء صاحب حفظہ اللہ نے اس کتابچہ کا اردو میں ترجمہ کر کے پوری فرمادی جس سے لوگوں کو اپنے رب کے دین کو سمجھنے میں خوب مدد ملے گی۔ ہماری بہنوں' اور بیٹیوں کو اپنے سر تاج کی حیثیت کی معرفت حاصل ہو گی جس سے نا صرف ان کی دنیا جنت بن جائے گی بلکہ ان کی آخرت بھی یقیناً جنت الفردوس بن جائے گی خصوصاً ایسی بات جو رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کے پوچھنے پر تو کہہ بھی دی تھی۔ فرمایا: هو جنتك و نارك

تیرا خاوند (اگر تو اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کرے گی تو) تیری جنت اور (اگر معاملہ برعکس ہو تو) وہ تو تیری دوزخ بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اس کتابچہ کے نفع کو عام کرے۔

وصلی اللہ علی نبیہ محمد و علی آلہ وصحبہ وسلم

شفیق الرحمٰن فرخ

مدرس جامعہ ابن تیمیہ لاہور

تقدیم:

از فضیلۃ الشیخ عائض بن عبداللہ القرنی۔ابھا

" الحمدللہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لانبی بعدہ وآلہ وصحبہ وبعد:۔

(کَیفَ تَکْسِبِیْنَ زَوْجَكِ) یعنی: بیوی اپنے خاوند کا دل کیسے جیتے؟

ایک ایسا کتابچہ ہے جس کو لکھنے کا شرف ہمارے محترم بھائی استاذ ابراہیم بن صالح المحمود کو حاصل ہوا ہے۔اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے اور ان کو دین کے کاموں پر استقامت بخشے اور میں اس کتابچہ کے ایک قاری کے طور پر آپ کو یہ بات بتاتا چلوں کہ میں آپ کے اور کتابچہ کے درمیان زیادہ دیر حائل نہیں رہنا چاہتا اور جلد ہی آپ اپنے پسندیدہ کتابچہ کے اصل مضمون تک پہنچ جائیں گے۔اسی طرح میں آپ کو کتابچہ کے متعلق بھی کچھ نہیں کہنا چاہوں گا تاکہ آپ اپنے دل کو اس کے باغوں سے بارونق کر لینے' اس کے باغیچوں سے اپنی روح کو معطر کر لینے اور اس کی بلبل کے نغموں سے اپنے کان کو مزین کر لینے کے بعد خود آپ ہی اس کے حسن و جمال کا فیصلہ کریں (اس لئے کہ یہ) کتابچہ انتہائی قیمتی ہے اور واضح آیات' پُر از بلاغت و حکمت کی باتیں اور خوبصورت شعر اس کا حق مہر ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے حکم سے اگر میں یہ بات کہوں کہ اس موضوع پر میں نے اس جیسا کوئی کتابچہ نہیں دیکھا تو اسمیں کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔شعر

نَاظِر بِطَرفِيكَ فِي أَحلَى مَعَانِيهَا وَاغْمِسْ فُؤَادَكَ فِي رَيَّا مَعَانِيهَا
فَرُوضُهَا بَاسِمٌ عَذْبٌ وَتُرْبَتُهَا مِسْكٌ يُحَدِّثُكَ الرَّيحَانُ مِنْ فِيهَا
وَاشْكُرْ لِحَضْرَةِ إِبْرَاهِيمَ جَامِعِهَا بِنَغْمَةِ الْحُبِّ وَالأشْوَاقِ يُهْدِيهَا

ترجمہ:۔اپنی آنکھوں کے ساتھ اس کتابچہ کے میٹھے میٹھے شعروں میں نظر کرو اور اپنے دل کو ان کے معانی کے چشمے میں ڈبو لو۔

کیونکہ اس کے باغات تیرے ساتھ متبسم (مسکرانے کے) انداز میں ہم کلام ہوں گے جبکہ اس کی مٹی بوئے مسک بن کر تجھے مخاطب ہو گی۔

اور تو اس کے مؤلف فضیلۃ الشیخ ابراہیم حفظہ اللہ کا شکریہ ادا کر جو محبت و شوق کا نغمہ اس کتابچہ میں ذکر کر کے ہدیہ پیش کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس کے مؤلف کی عزت و قدر کرے' اس کی اچھی مہمان نوازی کرے اور اس کی سعادت مندی کو تر و تازہ رکھے اور اسے زیادہ نفع بخشے۔(آمین)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آٹھ بری عورتوں کا بیان

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الامین امابعد

ہمارے مسلمان معاشرے میں دن بدن ہر قسم کے گناہ بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو ہمیں صاف ستھرا سچے موتی جیسا مقدس دین حنیف (دین اسلام) عطا فرمایا ہے اس دین میں ہم سے توحید' سنت' اتباع سنت اور عمل صالح مطلوب و مقصود ہیں اور اس دین میں بے شمار محاسن و خوبیاں ہیں لیکن افسوس ہے کہ لوگوں کی کثیر تعداد نے توحید کی جگہ شرک خفی یا جلی' سنت کی جگہ بدعات' اتباع کی جگہ تقلید شخصی جامد اور عمل صالح کی جگہ معاصی (گناہوں) کو اختیار کر لیا ہے اور گناہ بھی بکثرت ہر شعبہ میں پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ کاروبار کے سلسلہ میں سود' دھوکہ دہی اور ملاوٹ وغیرہ حتیٰ کہ کوئی چیز خالص دیکھنی بھی مشکل سی ہو گئی ہے۔

عورتوں کے سلسلے میں رونما ہونے والے گناہ بے پردگی غیروں سے غلط قسم کے روابط' قلمی دوستی جس کے نتیجے میں جوان لڑکیوں کا اغوا عصمت دری اور پھر قتل تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اور عورت مرد کے لئے بڑا فتنہ ہے۔ بنی اسرائیل منجملہ دیگر فتنوں کے اس فتنہ سے بھی گمراہ ہوئے بلکہ یہ ان کی گمراہی کا پہلا فتنہ تھا۔ اور نبی ﷺ نے فرمایا:

مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً هِيَ أَضَرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنْ النِّسَاءِ۔(مسلم)

یعنی مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ بڑا نقصان دینے والا فتنہ اور کوئی نہیں ہو گا۔

پہلی قسم:

اس قسم کی عورتیں معاشرہ میں کثیر تعداد میں ہیں جو شرم و حیا سے خالی' عقل و تدبر سے

عاری' بازاروں' گلی کوچوں میں حیوانوں کی طرح پھرنے والی' دوکان داروں سے محو گفتگو کے وقت اپنے محاسن کو ظاہر کرنے والی ہیں نیز باریک لباس پہنے ہوئے ننگے منہ ننگے سر اور بدن کی نیم عریانی کی حالت میں غیروں کی طرف جھکنے والی ہیں اسی نوع کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گی۔(مسلم)

ایسی عورتوں نے اپنے بچوں کی خاک اسلامی تربیت کرنی ہے؟ جیسی آپ ویسی اولاد

دوسری قسم:

عورتوں کی ایک قسم ایسی بھی ہے جو کہ نماز کا بالکل خیال نہیں کرتی کہ ان میں سے بعض اپنے خاوندوں کے سامنے نماز پڑھ لیتی ہیں بشرطیکہ وہ بھی نمازی ہوں اور ان کی عدم موجودگی میں تمام نمازیں ہضم کر لیتی ہیں۔ ایسی عورتوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈر جانا چاہئے ایسی عورتوں کی حالت دنیادارانہ عورتوں کی سی ہوتی ہے عورتوں کی جس مجلس میں ان کا بیٹھنا ہوتا ہے کبھی بھی دین کی بات نہیں کریں گی قبر' عذاب قبر' حشر ونشر' جنت دوزخ الغرض فکر آخرت کے ذکر سے ان کی مجالس خالی ہوں گی الا ماشاء اللہ ہاں ان کی مجلس میں اس طرح کی گفتگو ضرور ہوگی کہ یہ کپڑے کہاں سے خریدے ہیں' کیا بھاؤ خریدے' جوتی کہاں سے اور کتنے میں خریدی ہے' تمہارے کتنے سوٹ ہیں' یہ زیور کس سے اور کب اور کتنے کا لیا ہے؟ میں بھی اپنے خاوند سے یوں کہوں گی؟۔

الغرض شاپنگ کے بارے میں پورا پورا انٹرویو بڑے خشوع خضوع کے ساتھ بڑے پر لطف انداز میں لے لیں گی۔ پھر یہ باتیں ہوں گی کہ تمہارا خاوند تمہارے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے' تمہاری ساس تمہارے ساتھ کیسے رہتی ہے؟ پھر خاوند بیچارہ چاہے ہر طرح کے انعامات کرتا ہو اور اس نے ہر طرح کی سہولت دے رکھی ہو اگر کسی دن اس سے کوئی کوتاہی ہو گئی ہو تو تمام انعامات واحسانات کو فراموش کر کے ان پر پانی پھیر کر اس کی ایسی مذمت اور

غیبت کریں گی کہ جس طرح جہاں میں اس سے برا کوئی انسان نہیں اور ان میں بعض تو بچوں کی تربیت کا مسئلہ میں بالکل صفر' صفائی اور رہن سہن کے سلیقے سے میں انتہائی سست اور خاوند کی نافرمانی میں بے حد تیز ہوتی ہیں بعض عورتوں کا معاملہ تو اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ انہوں نے بہر حال ہر بات میں (چاہے وہ صحیح اور مفید ہی کیوں نہ ہو) اپنے خاوند کی نافرمانی ہی کرنی ہوتی ہے اور وہ اس حکایت کا مصداق ہوتی ہے۔

حکایت:

ایک عورت اپنے خاوند کے بالکل برخلاف اور الٹ چلتی تھی اس کا خاوند اس کو الٹ بات کہہ کر ہی اس سے اپنا مطلب نکالتا' پورا کرتا تھا۔ ایک دفعہ وہ دونوں کسی سفر میں گئے اتفاقاً ان کو ایک نہر یا دریا میں سفر کرنا پڑ گیا مویشی ان کے پاس تھے۔ دوران دریائی سفر اس عورت نے غرق ہونے کے ڈر سے بھینس کی دم پکڑ لی۔ اس کا خاوند بجائے اس کے کہ اس کو یہ کہے کہ دم کو مضبوطی سے پکڑے رکھ کہیں چھوٹنے نہ پائے یہ کہتا رہا کہ چھوڑ دے چھوڑ دے دم چھوڑ دے چھوڑ دے وہ جانتا تھا کہ یہ میرے الٹ چلتی ہے اگر میں اسے یہ کہوں گا کہ دم نہ چھوڑ تو یہ چھوڑ دے گی۔

بہر حال کسی وجہ سے اس کے ہاتھ سے دم چھوٹ گئی جس سے وہ غرق ہو گئی اور اس کا خاوند اس کو اسی طرف تلاش کرنے کے لئے چل پڑا جدھر سے پانی آ رہا تھا۔ کسی نے اسے کہا کیا تلاش کر رہے ہو؟ تو اس نے جواب دیا کہ میری بیوی اس نہر میں غرق ہو گئی ہے اسے تلاش کر رہا ہوں۔ اس نے کہا ارے بیوقوف؟ وہ ادھر کہاں؟ وہ تو پانی کے بہاؤ کے ساتھ بہہ گئی ہے۔ لہٰذا جدھر پانی جا رہا ہے اسے ادھر ہی تلاش کرو۔ اس نے جواب دیا کہ وہ اپنی زندگی میں الٹ چلتی تھی مثلاً اگر اسے کہتا کہ روٹی نہ پکاؤ تو وہ روٹی پکاتی تھی اگر کہتا کہ پکاؤ تو نہیں پکاتی تھی۔ میں نے اس کے ساتھ ساری زندگی گزاری ہے میں نے سوچا اب بھی وہ پانی کے اندر الٹ ہی گئی ہوگی۔

تیسری قسم

بعض عورتیں اپنے بچوں کو گندی گالیاں نکالتی رہتی ہیں حتی کہ اسی زمرہ میں وہ بچوں کے دھدیال کو بھی متہم کرتی ہیں مثلاً گندی نسل گندہ خاندان' حرام زادہ' دلہ' دلّی' کنجر' کنجری بعض اوقات یہی الفاظ اپنے خاوندوں کو بھی کہہ لیتی ہیں۔ اس سے ایک تو بچوں کی انتہائی غلط تربیت ہوتی ہے دوسرا بچوں کے دلوں میں والد محترم کا جو احترام تھا وہ بالکل اٹھ جاتا ہے حتی کہ بچے بھی اسی طرح کی گالیاں نکالنی شروع کر دیتے پھر بچوں کی چھوٹی چھوٹی غلطیوں اور ضد بازیوں سے دل برداشتہ ہو کر کہنے لگتی ہیں کہ اللہ نے ہماری قسمت میں یہ کہاں رکھے ہوئے تھے یہ نہ ہی ہوتے تو اچھا تھا رب کرے یہ مر جائیں۔ یا ان میں سے میں مر جاؤں وغیرہ وغیرہ اگر اس نے بچوں کی بچپن ہی سے اچھی تربیت کی ہوتی تو اپنی زبان پر کنٹرول کیا ہوتا تو اس حد تک کبھی نوبت نہ پہنچتی۔ الغرض قصور سارا اپنا ہوتا ہے نکالتی اللہ تعالیٰ کا ہے اور خاوند کے ذمہ لگاتی ہے۔ ماں تو بچوں کیلئے پہلا مدرسہ تھا پہلے مدرسہ میں غلط تربیت ہو گئی تو اصلاح مشکل ہو جائے گی۔

الغرض یہ ایسی گالیاں اور غلط تربیت ہے جو عورت کو اللہ تعالی کے ہاں مجرم بنانے کے ساتھ ساتھ خاوند کے دل سے اس کی محبت کو نکال باہر پھینکتی ہیں۔ ایسی عورتیں اپنے خاوندوں کی بغض و عداوت کے ساتھ اپنی جھولیاں تو بھر لیں گی لیکن ان کی محبت ان سے حاصل نہیں ہو گی بشرطیکہ ان کے خاوندوں کے دلوں میں کچھ غیرت و دینی حمیت ہو۔

چوتھی قسم:

بعض عورتیں جب بازار یا کسی تقریب میں شرکت کے لئے جاتی ہیں تو اپنے خاوندوں اور عزیز و اقارب کے سامنے غیر مردوں سے زیب و زینت ڈھانپ لیتی ہیں اور ان کی عدم

موجودگی میں اس عمل کی ضرورت ہی نہیں سمجھتیں یا اچانک ان کے سامنے ان کے محلے کا کوئی جانوں پہچانوں شخص آجائے تو اسے دیکھ کر فوراً گھونگٹ نکال لیتی ہیں حالانکہ وہ اس سے قبل دوکان داروں کے ساتھ ننگے سر اور ننگے منہ بڑے ناز و نخرہ سے محو گفتگو ہوتی ہیں۔ گویا اس کے نزدیک صرف وہی انسان ہے اور باقی جن یا کوئی دوسری مخلوق ہیں تو ایسی عورتیں اپنے خاوندوں کا دل کبھی نہیں جیت سکتیں بلکہ ان کی ناراضگی اور بغض و عداوت ہی ان کے ہاتھ آئے گی بشرطیکہ خاوند نیک اور غیرت مند ہو۔

پانچویں قسم:

اسی طرح بعض عورتیں ایسی بھی ہیں جنہیں جب کوئی عہدہ مل جاتا ہے تو جب وہ دیکھتی ہیں کہ غیر مرد انہیں محترمہ محترمہ وغیرہ کے الفاظ کہہ کر پکارتے اور یاد کرتے ہیں تو وہ فخر وناز میں آجاتی ہیں اور پھر دیکھتی ہیں کہ ان کے خاوند انہیں ایسے عزت واحترام والے الفاظ سے یاد نہیں کرتے تو ان کے دلوں میں غیروں کے ساتھ محبت اور خاوندوں کے ساتھ نفرت پیدا ہو جاتی ہے اس کے نتیجے میں وہ خاوندوں کی نافرمانیاں شروع کر دیتی ہیں اور اپنے آپ کو ان سے انتہائی اونچا خیال کرنے لگتی ہیں جیسا کہ ۲۲ اگست ۲۰۰۱ء نوائے وقت کے (سر راہے) کالم نگار نے لکھا کہ سرگودھا میں ایک لیڈی کونسلر نے غصے میں آکر اپنے شوہر کا سر پھوڑ دیا صرف اس لئے کہ اس بیچارے نے گھر آکر بیوی سے پانی مانگا جس پر وہ سیخ پا ہو کر کہنے لگی کہ ناظم، نائب ناظم بلکہ سارا شہر میری عزت کرتا ہے لیکن تم جب بھی گھر آتے ہو مجھ پر رعب جھاڑنے لگتے ہو یہ کہتے ہوئے اس نے مصالحہ کوٹنے والا ڈنڈا اٹھا کر شوہر کا سر پھوڑ دیا تاہم معززین علاقہ نے تھانے پہنچ کر میاں بیوی کے درمیان صلح کرادی۔

آپ انصاف سے فیصلہ دیں کہ جو عورت اپنے خاوند کو زخمی کر کے تھانے جانے پر مجبور کردے وہ اس کا دل جیتے گی؟ یا اس کو نفرت و بغض وعداوت اور غیظ و غضب سے بھر

دے گی۔

چھٹی قسم:

وہ عورتیں جنہوں نے سکولز وکالجز میں مرد وزن کی ایسی مخلوط تعلیم میں زندگی کا ایک حصہ صرف کیا ہو جس نے ان کے اخلاق واقدار کا بیڑہ غرق کر کے رکھ دیا ہو اور اسلامی تربیت سے ان کو کوسوں دور کر دیا ہو رقص وسرود ڈانس سے محبت پیدا کر دی ہو جس کی وجہ سے وہ اپنی تمام تر وضع قطع میں مغربی تہذیب کو پسند کرتی ہوں اپنے لباس' بال' ناخن' بول چال' چال ڈھال اور زندگی کے ہر شعبہ میں مغربی تہذیب کی ہی نقالی کرتی ہوں۔ پھر اس سے بڑھ کر ٹی وی' وی سی آر' ڈش انٹینا اور کیبل اور دیگر آلات موسیقی کے ذریعے اخلاق سوز پروگراموں کے نظارے اور وقتی لذتوں نے جوان کی تباہی وبربادی کر دی ہے وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں رہی۔ غیرت وشرم وحیا کا جنازہ نکل چکا ہے اور ان پر شیطان نے اپنا پورا تسلط جمار کھا ہے۔ اس نے ان کو قرآن وسنت کی روحانی تعلیم' ذکر الٰہی' فکر آخرت نماز وغیرہ سے کوسوں دور کر کے جہنم کے کنارے لا کھڑا کیا ہے اقبال نے درست کہا ہے۔

شور ہے ہوگئے دنیا سے مسلمان نابود
ہم کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلمان موجود
وضع میں تم ہو نصاری تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

جن عورتوں کا یہ حال ہو وہ اپنے خاوندوں کا دل کبھی بھی نہیں جیت سکتیں بشرطیکہ خاوند دینی ذہن کا مالک ہو ہاں اگر ان کو خاوند انہیں جیسا بے غیرت مل جائے تو پھر تو اس گھر میں شیطانوں کا آنا جانا ہوگا رحمت کے فرشتوں کے لئے وہاں داخلہ بند ہوگا۔ ایسی عورتیں بچوں کی تربیت بھی شیطانی تربیت کریں گی نہ کہ اسلامی اور روحانی۔

ایسی عورتیں زیادہ تر ان نام نہاد پیروں اور ملنگوں کے پاس جاتیں ہیں جو ناجائز طریقے سے لوگوں کے مال اور ایمان لوٹنے کے لئے جھونپڑیوں میں بیٹھے علم غیب کا دعوی رکھنے والے اور بے نماز ہوتے ہیں نیز گندے کپڑوں میں رہنے والوں، کبھی غسل نہ کرنے والوں، شیطانوں سے باتیں کرنے والوں اور لڑکیوں کو اغوا کرنے والوں بے دین قسم کے لوگوں کو اپنا بزرگ اور پیر بلکہ ولی سمجھ بیٹھتی ہیں۔

ساتویں قسم:

بعض عورتیں ایسی بھی ظالم ہوتی ہیں کہ خاوندوں کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر نالاں ہو کر آپے سے باہر ہو جاتی ہیں اور وہ ہر وقت خاوندوں پر غیظ و غضب کی حالت میں رعب جمانا چاہتی ہیں حتی کہ وہ یہ بھی پسند نہیں کرتیں کہ ان کے خاوند اپنے ماں باپ بہن بھائیوں کے پاس بیٹھیں وہ چاہتی ہیں کہ وہ ہمہ تن ہمہ وقت انہیں کے ہو رہیں حتی کہ وہ اپنے خیال میں اپنے خاوندوں کو غلط راستے پر چلنے والا تصور کرتی ہیں اور ان کی اصلاح اور ان کو راہ راست پر لانے کے لئے ہر طرح کے جتن کر گزرتی ہیں چاہے اس سے ایمان ہی کیوں نہ جائے اور پھر اس سے دوزخ میں ہی کیوں نہ جانا پڑے۔ چنانچہ اگر ان کو کوئی بتادے کہ فلاں جگہ فلاں بابا جی رہتے ہیں ان کے پاس موت کے علاوہ ہر پریشانی کا حل موجود ہے۔ یا وہ کوئی ایمان کو لوٹنے والا ایسا کوئی اشتہار پڑھ لیں جن میں لکھا ہو کہ ہر مرد اور خواتین کو دعوت دی جاتی ہے کہ آپ کسی بھی وجہ سے پریشان ہوں اور مایوس ہو چکے ہوں اور یہ سمجھ بیٹھے ہوں کہ میرا کام کوئی عامل نہیں کر سکتا مایوسی گناہ ہے شرم گھبراہٹ بزدلی ہے اور ڈوبتے کو تنکے کا سہارا سمجھ کر ملاقات کریں۔ میرے مرشد کی بخشی ہوئی کلام سے مایوسی راحت میں بدل جائے گی۔ پلک جھپکنے میں کامیابی آپ کے قدموں میں ''ایک گھنٹے میں حیران کن کامیابی حاصل کریں'' ہم جھوٹے دعوے نہیں کرتے جو کوئی نہیں کر سکتا ہو ہم کر دکھائیں گے ''میاں ہو یا بیوی بہن

ہو یا بھائی" شوہر کو راہ راست پر لانا" نہ ہدیہ نہ نذرانہ عورتوں کے لئے پردہ کا انتظام ہے وغیرہ وغیرہ ان خدائی دعوے کرنے والے جعلی پیروں کی ملمع سازبات اور فریب میں آکر ایسی عورتیں ضرور وہاں حاضری دیتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا خوف دل سے بالکل نکل چکا ہوتا ہے وہ اپنے بیچارے ان خاوندوں کا حال انہیں سناتی ہیں اور ان پر جادو کرواتی ہیں اور جادو (جو کہ کفر ہے) کروا کے دنیا و آخرت کو خراب کراتی ہیں اور بعض دفعہ خاوندوں پر بھی جادو کا ایسا اثر ہو جاتا ہے جس سے ان کے جسم کے پٹھے اور حافظہ کمزور ہونے کے ساتھ ساتھ پریشانی دن رات بڑھتی ہی چلی جاتی ہے آخر کار وہ بیچارے اپنے کاروبار حتی کہ مطالعہ سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ ایسی عورتیں اپنے خاوندوں کے دل کیا جیتیں گی وہ تو دراصل ان کی پکی دشمن ہیں ان کو صرف ان کی کمائی سے غرض ہے بس اگر ان کے دل میں ان کے خاوندوں کی رتی بھر بھی محبت ہوتی تو وہ ان پر ایسا ظلم نہ کرتیں۔

ایسی عورتوں کو اللہ تعالی سے ڈرنا چاہئے اور جہنم کی سلگتی آگ یاد کرنی چاہئے دنیا چند دن کا گھر ہے موت کے بعد ہمیشہ کا نہ برداشت ہونے والا عذاب ہے۔

آٹھویں قسم:

بعض عورتوں میں غیظ غضب کے وقت عدم برداشت اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ اپنے نفس پر قابو نہ پاتے ہوئے اس موقع کی تلاش میں رہتی ہیں کہ اپنی زندگی کو ختم کر ڈالیں چنانچہ وہ یا تو اپنے گھر کے دوسرے افراد کی عدم موجودگی میں کمرے کے اندر داخل ہو کر پھندے سے لٹک کر خودکشی کر لیتی ہیں یا زہر کی گولی کھا لیتی ہیں یا بجلی کا کرنٹ لگا لیتی ہیں یا پھر کسی نہر میں چھلانگ لگا دیتی ہیں بعض بدبخت اپنے معصوم بچے کو بھی ساتھ ہی غرق کر دیتی ہیں بعض اپنے بچوں کو ذبح کر دیتی ہیں۔ بعض ریل گاڑی کے نیچے سر رکھ کر اپنے آپ کو ہلاک کر دیتی ہیں بعض مینار پاکستان سے چھلانگ لگا دیتی ہیں بعض اپنے سر پر تیل چھڑک کر

آگ لگا لیتی ہیں بعض کسی تیز دھار آلے سے اپنے آپ کو ذبح کر دیتی ہیں۔ ایسی تمام عورتوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈر جانا چاہیے اور یاد رکھنا چاہیے کہ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا ہے جو کوئی کسی تیز دھار آلے سے اپنے آپ کو قتل کرے گا وہ اسی آلے کے ساتھ اپنے آپ کو قیامت تک قتل کرتا ہی رہے گا اور کوئی اپنے آپ کو پہاڑ کی چھوٹی سے گرائے گا وہ قیامت تک گرتا ہی رہے گا۔ اور آپ نے خود کشی کرنے والے کا جنازہ نہیں پڑھایا تھا ایسی عورتیں بھی اپنے خاوندوں کی محبوب بیویاں نہیں بن سکتیں اور نہ ہی ان کے دلوں کو جیت سکتی ہیں۔

یہ تمام قسم کی عورتیں رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان غور سے سنیں آپ نے فرمایا میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو اس میں زیادہ تر مرد تھے۔

اور میں نے دوزخ کو جھانک کر دیکھا تو اس میں زیادہ تر عورتیں تھیں۔ (بخاری)

نیز آپ نے فرمایا دوزخ میں زیادہ تر مجھے عورتیں دکھائی گئی ہیں۔ عورتوں نے آپ سے اس کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا

۱۔ تم خاوندوں کی ناشکری کرتی ہو۔

۲۔ لعن طعن زیادہ کرتی ہو۔

۳۔ اگر خاوند زمانہ بھر اپنی بیوی کے ساتھ احسان کرتا رہے پھر کبھی ایسی کوئی بات دیکھ لے تو کہتی ہے کہ میں نے تیرے ہاں کبھی کوئی خیر دیکھی ہی نہیں۔

ملک کے اندر ہونے والے کثیر گناہ جن کی وجہ سے اکثر لوگ راہ راست سے ہٹتے جاتے ہیں اور ان کا نعم البدل ان سے چھنتا جا رہا ہے۔ مثلاً فلم آئی' علم گیا' گانا آیا تلاوت گئی۔ فیشن آیا شرم و حیا گیا' ٹی وی وڈش آئی غیرت گئی۔ ڈرامے آئے نماز گئی۔ راگ آیا عبادت گئی کرکٹ آئی کام گیا' ادھر علمائے دین نے بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام سست کر دیا ہے۔ علماء کو چاہیئے کہ وہ اپنے خطبات' دروس اور لیکچرز میں ان برائیوں کے نقصانات میں سے عوام الناس کو آگاہ کرتے رہا کریں اس طرح اپنی تحریرات کے ذریعے بھی ان کے خلاف

جہاد کریں۔

یہ کثیر الفوائد مگر جامع اور مختصر سا کتابچہ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے گویا یہ کوزہ میں دریا بند کر دیا گیا ہے۔ جو کہ فضیلۃ الشیخ استاذ ابراہیم بن صالح محمود حفظہ اللہ نے ''کیف تکسبین زوجك'' بیوی اپنے خاوند کا دل کیسے جیتے؟ کے نام سے لکھا ہے اس میں دراصل ان عورتوں کو خطاب ہے جو مغربی تہذیب و تمدن سے متاثر ہو کر اسلامی تربیت سے دور ہو چکی ہوں اور بال بچوں کی صحیح تربیت اور خاوندوں کی فرمانبرداری کی انہیں کوئی پرواہ نہ رہی ہو اور خاوندوں کی نافرمانی ہی ان کا وطیرہ بن چکا ہو۔

فضیلۃ الشیخ نے اس کتابچہ کو آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کے ساتھ منتخب نغمات سے پر لطف بنادیا ہے نیز بعض مثالی عورتوں کا تذکرہ بھی کیا ہے اور اچھی اور بری دو عورتوں کا تقابلی جائزہ پیش کرنے کے ساتھ ساتھ بہترین نصیحتیں اس کی زینت ہیں اور پھر بچوں کی صحیح اسلامی ترتیب کے دس عناصر ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ ایسے بہترین اوصاف درج کئے ہیں جنہیں اپنا کر ایک سمجھ دار عورت اپنے نیک خاوند کی محبوب بیوی بن کر اس کے دل کو جیت سکتی ہے اور دنیا و آخرت میں سعادت مند زندگی کی مستحق ہو سکتی ہے گویا یہ کتابچہ ایک بارونق باغیچہ ہے جس میں مختلف رنگوں کے مختلف پھولوں کی خوش کن خوشبو مہکتی رہتی ہو بشرط ذوق قارئین حضرات پڑھنے کے بعد خود ہی اس خوشبو کو محسوس کریں گے۔

اللہ تعالیٰ اس کے مصنف' مترجم' ناشر اور اس کے آخری مرحلے تک پہنچانے میں تعاون کرنے والوں کو جزائے خیر دے اور یہ محنت قبول فرمائے۔ آمین

مترجم۔ اگست ۲۰۰۱ء

عورتوں کے گرویدہ عاشق مزاج نوجوانوں کیلئے ایک سبق آموز واقعہ:

استاذ العلماء سیدنا میاں محمد نذیر حسین محدث دھلوی رحمہ اللہ کی درسگاہ میں ایک طالب علم کے ساتھ ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ کہ حضرت میاں صاحب کے تلامذہ میں سے ایک شاگرد رشید کا انتقال ہو گیا۔ جب اس کا جنازہ اٹھایا گیا تو مسجد کا صحن خوشبو سے معطر ہو گیا۔ خوشبو ایسی کہ جو بڑھتی گئی اور جو تمام دنیوی عطریات سے اعلیٰ وبالا تھی جس راستے سے بھی جنازہ گزرا وہ تمام راستہ اور ماحول معطر ہو گیا۔

لوگوں نے میاں صاحب محدث دہلوی سے سوال کیا کہ یہ ماجرا کیا ہے؟ فوت ہونے والا طالب علم کن عملیات صالحات کا عامل تھا کہ اس کے مرنے کے بعد فضا اس قدر خوشگوار اور معطر ہو گئی۔ میاں صاحب نے لوگوں کو بتایا کہ مرحوم طالب علم دہلی کے معزز گھرانوں میں سے ایک گھر سے کھانا لینے جایا کرتا تھا۔ کیونکہ ان دنوں دینی مدارس اور جامعات میں کھانے کا اہتمام نہیں ہوتا تھا کھانا عموماً طلبہ مدارس کے معاونین کے گھروں سے لاتے تھے۔ چنانچہ قرآن وحدیث کا یہ طالب علم بھی کھانا لینے کیلئے جاتا۔ اس دوران ان کی نوجوان لڑکی کے دل میں اس کیلئے جگہ بن گئی جس کی اسے کوئی خبر نہیں تھی۔ اک دن تمام اہل خانہ کسی عزیز کی تعزیت کے لئے کہیں چلے گئے۔ حسب معمول طالب علم گیا اس نے دروازے پہ دستک دی تو دوشیزہ نے آواز دی کہ اندر آجاؤ اور کھانا لے جاؤ۔ جب نوجوان اندر داخل ہوا تو اس نے دروازے کے کواڑ بند کر لئے اس صورتحال نے نوجوان کو ششدر کر دیا لیکن دوشیزہ جو شیطانی افکار اور سفلی جذبات سے مغلوب ہو چکی تھی۔ طالب قرآن وحدیث کو اس طرح بہکانے اور پھسلانے لگی جس طرح عزیز مصر کی بیوی نے سیدنا یوسف علیہ السلام کو دام فریب میں پھنسانے کی کوشش کی تھی اور سیدنا یوسف علیہ السلام نے اس کے حسن وجمال کے فریب میں آنے کی بجائے کہا تھا۔

مَعَاذَ اللّٰهِ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ (یوسف ۲۳)

اللہ کی پناہ! وہ میرا رب ہے اس نے مجھے بہت اچھی طرح رکھا ہے بے شک ظلم کرنے والے کامیاب نہیں ہوتے"

دوشیزہ کی دعوت بدکاری کے جواب میں طالب خیر نے کہا کہ اللہ سے ڈرو کل اللہ کی بارگاہ میں ہم کس منہ سے جائیں گے کہ ہم اپنے جذبات پر قابوپانے کی بجائے اور اللہ رحمٰن کی اطاعت وفرمانبرداری کی بجائے سفلی جذبات کا شکار ہو گئے اور شیطان کے چنگل میں آ گئے۔ لیکن دوشیزہ جو کہ سرتاپا شہوانیت اور جذباتیت سے مغلوب ہو چکی تھی کہنے لگی کہ اگر تم نے اس شہوانی وشیطانی کھیل میں میرا ساتھ نہ دیا تو میں چیخ چیخ کر تم پر الزم لگادوں گی کہ تم نے مجھے ہوس کا نشانہ بنایا ہے۔ اس کی نفسانی شیطنت سے بچنے کے لئے طالب علم نے بہانہ کیا مجھے قضائے حاجت کے لئے بیت الخلا جانے دو۔ اس نے کہا بیت الخلاء ہمارے گھر کی چھت پر موجود ہے وہاں چلے جاؤ لیکن باہر نہیں جا سکتے۔ اوپر جاؤ اور جلدی واپس آؤ آج دروازہ تبھی کھلے گا جب میری بات مانو گے۔ نوجوان اوپر گیا اور بیت الخلاء میں جا کر اس نے اپنے تمام جسم کو غلاظت ونجاست سے آلود کر لیا اور اسی حالت میں نیچے آ گیا اس حالت میں دیکھ کر دوشیزہ نفرت وحقارت سے چلائی کہ اے مجنوں اور دیوانے ہمارے گھر سے نکل جا اور فوراً دروازہ کھول دیا۔ لیکن یہ تو اللہ کا خاص کرم تھا کہ اس نے اپنے بندے کو شیطان کے چنگل سے بچالیا اور طالب حق کو باطنی غلاظت ونجاست سے آلودہ نہیں ہونے دیا اللہ تعالیٰ آڑے وقت میں اپنے مخلص بندوں کی اسی طرح مدد کرتا ہے۔ موسم سرما کی ٹھٹھرتی رات میں اسی حالت میں نوجوان طالب علم مسجد کے غسل خانہ میں گیا اپنا جسم اور کپڑے نجاست سے پاک کئے۔ سرد موسم ٹھٹھرتی رات اور ٹھنڈا پانی۔ جب باہر نکلا تو جسم سردی سے کانپ رہا تھا۔ تیز بخار چڑھ گیا۔

حضرت میاں صاحب کہتے ہیں کہ جب میں مسجد میں آیا اور اپنے شاگرد کی یہ حالت

دیکھی تو استفسار کیا اس نے تمام ماجرا کہہ سنایا۔ میں نے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اپنے شاگرد رشید کیلئے دعا کی۔ اے اللہ! تیرے بندے نے تیرے خوف کی وجہ سے اپنے جسم کو نجاست سے آلودہ کر لیا۔ اب تو اس کے دل ودماغ اور ظاہری باطن کو منور کر دے اور اپنے فضل وکرم سے اسے دنیا و آخرت میں معطر کر دے۔ پھر اسے کھانا کھلایا اور لباس تبدیل کروایا اس واقعہ کے چھ دن بعد یہ صالح طالبعلم اپنے خالق حقیقی سے جا ملا اور اس کے جسم سے اٹھنے والی خوشبو نے ہمارے لئے بھی رغبت الی اللہ کا سامان پیدا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کا قول صادق ہے کہ

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ (الرحمٰن ۴۶)

اور اس شخص کے لئے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا دو جنتیں ہیں۔

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے

وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى ٭ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى ۔ (النازعات ۴۰۔۴۱)

ہاں جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا ہوگا تو اس کا ٹھکانا جنت ہی ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلاهَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُم مُسْلِمُونَ ☆

(آل عمران ۳/۱۰۲)

يَاأَيُّهَا النَاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ☆

(النساء ۴/۱)

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا☆يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا

(الاحزاب ۳۳/۷۰۔۷۱)

اللہ تعالیٰ نے چند اہم امور کی وجہ سے بنی نوع انسان کیلئے شادی کرنا مشروع کیا ہے اور اس میں معاشرے اور اس کے افراد کیلئے عظیم فائدے ہیں۔ بطور مثال ان میں سے چند درج ذیل ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾ (النساء ۳)

۲۔ انسانی نسل کی حفاظت کرنا تاکہ اللہ تعالیٰ کی زمین اس کی عبادت کے ساتھ آباد ہو۔

۳۔ شرم گاہ کی حفاظت کرنا' نظر نیچی کرنا' اللہ کی حلال کی ہوئی چیز میں اپنی حاجت پوری کرنا

۴۔ نسبوں کی حفاظت کرنا۔

۵۔ ذہنی سکون۔

۶۔ امت محمدیہ کے افراد میں اضافہ۔

۷۔ معاشرے کو بد خلقی اور جنسی بیماریوں سے پاک صاف کرنا۔

اور لیکن وقت گزرنے' بعض حکومتوں کا بعض کے ساتھ ملنے' بعض اسلامی معاشروں کے بعض اہل کفر کے معاشروں سے متاثر ہونے اور بعض مسلمانوں کے بعض دیگر تخریب پسند کافروں اور تباہ کن فلموں سے متاثر ہونے کے ساتھ ساتھ شادی کی الجھنوں کی صورت حال عام پھیل چکی ہے۔ یہاں تک کہ پچاس فیصد سے زیادہ عدالتوں کے مقدمات شادی کی الجھنوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں نے اپنے دینی بھائیوں کے اشتراک سے یہ کتابچہ جمع کیا جس کا نام میں نے (كَيْفَ تَكْسِبِيْنَ زَوْجَكِ) یعنی: بیوی اپنے خاوند کا دل کیسے جیتے؟ رکھا ہے۔

کتابچہ لکھنے کی وجوہات

میرے اس کتابچہ کو لکھنے کی کئی وجوہات ہیں۔

ا۔ بیاہ شادی کی الجھنوں کا زیادہ ہونا۔

۲۔ ہمارے معاشرے میں طلاقوں کا زیادہ واقع ہونا۔

۳۔ عورتوں کا مردوں کے کاموں میں مداخلت کرنا اور بعض مردوں کا عورتوں کی سرپرستی سے دست بردار ہو جانا۔

۴۔ مسلمانوں کا مغربی افکار و خیالات اور تباہ کن فلموں سے متاثر ہونا۔

مجھے اس بات کا علم ہے کہ شوہر اور بیوی کے درمیان اکثر الجھنوں کا سبب زیادہ تر عورت ہی ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے الجھن پیدا ہو جاتی ہے تو اس کی وجہ سے میں نے یہ کتابچہ

ترتیب دیا ہے میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے دونوں کو نفع دے گا اور مجھ سے اس بات کا ذکر کرنا چھوٹنے نہ پائے کہ عقل مند دانا عورت جس کی طبیعت میں ٹیڑھا پن نہ ہو وہ ہوتی ہے جو اپنے اچھے اخلاق' اپنے محبوب خاوند کے حکموں کی اطاعت کر کے' اس کے ساتھ شیر و شکر رہ کر اور ہر وقت اس کیلئے حسن و جمال ظاہر کر کے اپنے خاوند کی محبت حاصل کرنیکا طریقہ جانتی پہچانتی ہے۔

چنانچہ نبی ﷺ نے صحابہ کرام کی عورتوں میں سے کسی عورت سے سوال کیا کہ تو خاوند والی ہے؟ تو اس نے عرض کیا جی ہاں: تو آپ نے اس سے پوچھا کہ تو اس کے لئے کیسے رہتی ہے؟ تو اس نے عرض کی کہ میں اس کا کہنا ماننے میں کوئی کوتاہی نہیں کرتی مگر وہ کام جو میری طاقت سے باہر ہوتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو دیکھ کہ تو اس سے کس مرتبے میں ہے کیونکہ تیرا خاوند تیری جنت اور تیری دوزخ ہے۔ (ترمذی وسندہ صحیح)

جیسا کہ یہ بات بھی کوئی مخفی نہیں کہ بعض مرد اپنی بیویوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتے ان کی بیویوں کی یہ حالت ہوتی ہے گویا کہ وہ کسی جابر بادشاہ کی لونڈیاں ہوتی ہیں۔ ہم ان کو دیکھتے ہیں کہ وہ اپنی بیویوں کو طرح طرح کا عذاب دیتے ہیں اور ان کو گالی دینے کے علاوہ کئی دفعہ معاملہ مارنے پیٹنے تک جا پہنچتا ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَاخَيْرُكُمْ لِأَهْلِي (ترمذی۔ابن ماجہ)

ترجمہ: تم میں سے اچھے لوگ وہ ہیں جو اپنے اہل و عیال کیلئے اچھے ہیں اور میں تم سب سے زیادہ اپنے اہل کے حق میں اچھا ہوں

میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہمیں اپنے دین پر استقامت بخشے اور دنیا و آخرت میں سعادت دے' اے اللہ ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقین کا پیشوا بنا اے میرے رب مجھے اور میرے ماں باپ کو اور جو

میرے گھر میں ایمان کی حالت میں آجائے اور مومن مردوں اور عورتوں کو بخش دے اور نہ زیادہ کر ظالموں کو مگر تباہی میں۔(یہ نوح علیہ السلام کی دعا کے کلمے ہیں۔)اور ہماری آخری پکار یہی ہے کہ تمام تعریفات اللہ رب العالمین کیلئے ہیں۔

خوش بخت ازدواجی زندگی پر گناہوں کی شامت

اس بات میں کسی بھی دو شخصوں کی آراء آپس میں مختلف نہیں ہیں کہ اللہ کی نافرمانی کی وجہ سے انسان میں غم وفکر اور پریشانی آتی ہے۔اور چہرے پر سیاہی اور دل میں سختی پیدا ہوتی ہے اور سعادت مندی بدبختی میں بدل جاتی ہے۔اور محبت ناپسندیدگی میں تبدیل ہوجاتی ہے اور اس کیلئے اور بھی کئی نقصانات ہیں جن کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

سلف میں سے کسی کا قول ہے کہ ”بے شک میں جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہوں تو اس کا اثر اپنی بیوی اور جانور کی عادات میں دیکھ لیتا ہوں“۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کا قول:

حافظ ابن القیم رحمہ اللہ نے کہا”گناہوں کے ایسے بدترین برے نتائج ہوتے ہیں جو کہ انسان کے دل اور بدن کو دنیاو آخرت میں اتنا نقصان پہنچاتے ہیں جو اللہ کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا اور ان میں سے بعض یہ ہیں۔

۱۔علم سے محرومی اس لئے کہ علم ایک ایسا نور ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ بندے کے دل میں ڈالتا ہے اور گناہ اس نور کو مٹادیتا ہے۔

۲۔گناہ کی وجہ سے دل میں ایک وحشت سی پیدا ہوجاتی ہے جو گناہ کرنیوالا شخص اپنے اور اپنے رب کے درمیان محسوس کرتا ہے وہ ایسی بے تعلقی سی ہوتی ہے جس کے ہوتے ہوئے دل کے اندر لذت اور چاشنی بالکل محسوس نہیں ہوتی۔چاہے دنیا کی تمام لذتیں دل میں جمع

ہو جائیں۔ لیکن دل میں جو وحشت پیدا ہو چکی ہوتی ہے اس کے ہوتے ہوئے اس کا دل لذت سے ذرہ بھر بھی فائدہ نہیں اٹھا سکتا اور نہ ہی محسوس کر سکتا ہے۔ اور یہ ایسی چیز ہے جس کو وہی شخص محسوس کر سکتا ہے جس کے دل میں حقیقی زندگی ہے اور وہ روحانیت سے بھرپور ہے۔ اس لئے جو مردہ ہوتا ہے اس کو زخم کی بھی تکلیف محسوس نہیں ہوتی تو مردہ دل انسان کے دل کی لذت کے جانے اور اس میں وحشت کے آنے کو کیسے محسوس کر سکے گا؟ اگر گناہ صرف وحشت سے بچتے ہوئے چھوڑنے ہوں تو عقل مند دانا شخص کیلئے پھر بھی بہت ہی مناسب اور لائق ہے کہ وہ گناہوں کو چھوڑ دے تاکہ اس کے دل میں وحشت نہ آئے۔

۳۔ گناہ کی وجہ سے گناہ گار اور دوسرے لوگوں خصوصا نیکوں کے درمیان وحشت اور بے تعلقی پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ وہ گناہ گار شخص اپنے اور نیک لوگوں کے درمیان ایک اجنبیت سی محسوس کرتا ہے اور جس قدر یہ وحشت قوی ہوتی چلی جائے گی اسی قدر یہ شخص نیک لوگوں سے اور ان کی مجالس سے دور ہی ہوتا چلا جائے گا اور نیک لوگوں سے جو اس نے نفع اٹھانا تھا اس کی برکت سے محروم ہو جائے گا اور جتنا وہ رحمان کے گروہ سے دور ہوگا اسی قدر وہ شیطان کے گروہ کے قریب ہو جائے گا۔ اور یہ وحشت قوی ہوتی ہوتی اتنی مضبوط ہو جائے گی کہ اس کے اور اس کی بیوی، اولاد اور رشتے داروں کے درمیان بھی واقع ہو جائے گی۔ حتیٰ کہ معاملہ اس حد تک پہنچ جائے گا کہ اس شخص اور اس کے اپنے نفس کے درمیان بھی واقع ہو جائے گی تو اس وقت تم اسے دیکھو گے کہ وہ اپنے نفس سے وحشت محسوس کرنیوالا ہوگا۔

۴۔ اس کے کام اس پر بہت ہی مشکل بنا دیئے جائیں گے۔ وہ جس کام کو کرنے کی طرف متوجہ ہوگا تو اس کے آگے ایک بند دروازہ پائے گا یا وہ کام اس پر بہت ہی مشکل ہوگا اور یہ معاملہ اس طرح ہے جیسا کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے کام آسان کر دیتا ہے اور جو کوئی تقویٰ کی پروا نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ اس کے کام مشکل بنا دیتا ہے۔ تعجب ہے

کہ انسان بھلائی اور نفع کے دروازے کیسے بند پاتا ہے اور اس کے راستے کس طرح مشکل محسوس کرتا ہے اور اس کو علم تک نہیں ہوتا کہ ایسا کیوں کر ہوا اور اس کا اصلی سبب کیا ہے۔

۵۔ یہ کہ وہ اپنے دل میں ایک اندھیرا محسوس کرتا ہے وہ واقعتاً اسے محسوس کرتا ہے جس طرح کہ سخت سیاہ اندھیری رات میں اندھیرا محسوس ہوتا ہے تو گناہ کا اندھیرا اس کے دل پر ایسے ہی ہوتا ہے جیسا کہ اس کی آنکھ کے سامنے رات کا اندھیرا محسوس ہوتا ہے' اس لئے کہ نیکی جو ہوتی ہے اس کا نور ہوتا ہے اور گناہ کا اندھیرا ہوتا ہے اور جب بھی یہ اندھیرا قوی ہوتا جاتا ہے تو اس کی حیرت بڑھتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ گناہ گار انسان بدعات' گمراہیوں اور دیگر ہلاک کرنے والے امور میں واقع ہو جاتا ہے اور اسے علم و شعور تک نہیں ہوتا۔ اور اس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی نابینا شخص رات کے اندھیرے میں اکیلا ہی چل رہا ہو۔ پھر گناہ گار شخص کا اندھیرا جو گناہوں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے قوی تر ہونے لگتا ہے' یہاں تک کہ آنکھ میں ظاہر ہونے لگتا ہے پھر اور قوی ہو جاتا ہے حتی کہ چہرے پر چھا جاتا ہے اور چہرے پر سیاہ داغ دھبے نمودار ہو جاتے ہیں۔ جن کو ہر شخص دیکھ سکتا ہے۔

عبداللہ بن عباسؓ:

نے کہا ہے "بے شک نیکی کی چہرے پر رونق اور روشنی ہوتی ہے' دل میں نور ہوتا ہے' رزق میں فراخی ہوتی ہے' بدن میں طاقت آتی ہے اور اس شخص کی لوگوں کے دلوں میں محبت جاگزین ہوتی ہے اور بے شک برائی کی چہرے میں سیاہی' دل میں اندھیرا' بدن میں کمزوری' رزق میں کمی اور لوگوں کے دلوں میں اس کی بغض و عداوت جگہ پا جاتی ہے۔"

۶۔ یہ کہ گناہوں کی وجہ سے عمر کم ہوتی ہے اور اس کی برکت جاتی رہتی ہے۔ کیوں نہ ہو جبکہ نیکی عمر میں زیادتی اور گناہ عمر میں کمی کا سبب بنتے ہیں۔ (الجواب الکافی ۷۵۔۷۷)

جو گناہ دور حاضر میں عام ہو چکے ہیں ان میں بعض یہ ہیں:۔

۱ نماز نہ پڑھنا یا اسے تاخیر سے ادا کرنا۔

۲۔ زکوٰۃ نہ دینا یا اس کے دینے میں سستی کرنا۔

۳۔ طاقت ہوتے ہوئے بھی حج نہ کرنا۔

۴۔ غیبت اور چغلی کرنا۔

۵۔ نشہ آور اشیاء استعمال میں لانا اور سگریٹ پینا اور منشیات (عقل پر پردہ ڈالنے والی اشیاء) استعمال کرنا۔

۶۔ عورت کا ریا اور شہرت کا لباس پہن کر بغیر محرم کے بازاروں میں نکلنا۔

۷۔ بچوں کی اہل یورپ کے طریقوں کے مطابق تربیت کرنا۔

۸۔ فحش فلمیں دیکھنا اور گانے سننا۔

۹۔ شوخ قسم کے گندے ناول پڑھنا۔

۱۰۔ بلا وجہ ڈرائیور اور نوکر چاکر کا گھر میں داخل ہو جانا۔

۱۱۔ شر اور فساد والوں کی مجلس اختیار کرنا۔

۱۲۔ خاوند کو کچھ نہ سمجھنا اور اس کی نافرمانی کرنا۔

اور ان کے علاوہ اور بھی بہت گناہ ہیں۔ لیکن ہم پر لازم ہے کہ ہم طاقت کے مطابق اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور اس کے حکم کی تعمیل کریں چنانچہ اس کا فرمان ہے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا ۔ (تحریم۔۶)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچالو۔

خاوند کی اطاعت وفرمانبرداری میں رغبت دلانا:

واضح رہے کہ دین اسلام نے کچھ حقوق عورت کے مرد پر مقرر کیے ہیں اور کچھ حقوق مرد کے عورت پر مقرر کیے ہیں اور عورت پر جو حقوق واجب ہیں ان میں سب سے بڑا حق خاوند کا ہی ہے وہ خاوند کہ جو اس کی جنت اور دوزخ ہے۔ یعنی اس عورت کے جنت یا دوزخ میں داخل ہونے کا سبب ہے۔ خاوند کی اطاعت اور فرمانبرداری کے بارے میں آپ کے سامنے چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں اور یہ احادیث ایسی عورت کیلئے ہیں جو دنیا و آخرت میں ابدی سعادت کی طلب گار ہے۔

☆ نبی ﷺ نے فرمایا " عورت جب اپنی پانچ نمازیں پڑھے اور اپنے رمضان کے روزے رکھے اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت وفرمانبرداری کرتی رہے تو وہ جنت کے دروازوں میں سے جس سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

(ابن حبان' بزار' احمد' طبرانی' وصححہ الالبانی رحمہ اللہ)

☆ جو بھی عورت اس حالت میں فوت ہوئی ہو کہ اسکا خاوند اس سے راضی وخوش ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گی۔ (ترمذی)

☆ جب مرد اپنی عورت کو اپنے بستر کی طرف بلائے تو وہ نہ جائے تو اس وجہ سے وہ اپنی بیوی سے ناراض رہے اور اسی طرح رات گزارے تو صبح تک اس عورت پر فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

☆ اگر میں کسی کیلئے سجدہ کرنے کا حکم کرتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

(ترمذی وصححہ ابن حبان)

☆ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ سب عورتوں سے بہتر کونسی عورت ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا " وہ عورت سب سے اچھی ہے کہ جب اس کا خاوند اس کی طرف دیکھے تو وہ خاوند

کو خوش کر دے اور جب وہ اسے کوئی حکم دے تو مان لے اور اپنے نفس میں اس کی نافرمانی نہ کرے اور نہ ہی اس کے مال میں ایسا تصرف کرے جسے وہ ناپسند کرتا ہو۔ (نسائی ٬ابوداؤد)

اے عورت تو خاوند سے صلح کرنے میں جلدی کر اور اپنی زندگی کا ایک نیا صفحہ کھول لے اور اللہ کے حکم سے ایک خوش قسمت ازدواجی زندگی کی ابتدا کر۔

نیک بیوی کی فضیلت:

نیک بیوی اس دنیا میں مرد کیلئے سعادت مندی اور خوش قسمتی ہے اور نیک بیوی ہی ایسی بیوی ہوتی ہے جو اپنے خاوند کیلئے اطاعت باری تعالیٰ پر مددگار ثابت ہوتی ہے اور اسے ذہنی سکون مہیا کرتی ہے اور اس کے تمام کاموں میں اسے پورا پورا آرام پہنچاتی ہے چنانچہ نبی ﷺ نے فرمایا" ساری دنیا فائدے کا سامان ہے اور دنیا کے فائدے کے سامانوں میں سے بہترین سامان نیک بیوی ہے۔ (مسلم)

اسلام نے مرد کو اس بات کی ترغیب دی ہے کہ وہ اس تلاش و جستجو میں رہے کہ اس کی بیوی نیک ہو ٬دین دار ہو ٬بیوی کا نیک اور دین دار ہونا ایک ایسی صفت ہے جو کہ اصل اور مرکز کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور باقی صفات ضمنی اور ثانوی حیثیت کی ہیں۔ اس لئے کہ اگر عورت اپنے نفس کی حفاظت کرنے میں کمزور ہو تو اپنے آپ کو عیب ناک اور داغدار کر دے گی اور معاشرے میں اپنا صاف چہرہ سیاہ کرے گی۔ اور لوگوں کے سامنے اپنا چہرہ دکھانے کے قابل نہ رہے گی۔ اور اپنے دل کی غیرت کو مسخ کر کے چھوڑے گی اور اس وجہ سے اپنی زندگی مکدر کر کے رکھ دے گی اور رسول اللہ ﷺ نے دین داری پر رغبت دلانے میں بہت زور دیا ہے اس لئے کہ دین دار عورت مرد کیلئے سب سے بڑے کام پر مددگار ہو گی۔ انسانو غور سے سن لو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" جس کو اللہ تعالیٰ نیک بیوی عطا کر دے تو اللہ نے اس کی نصف دین پر مدد کر دی تو وہ دوسرے نصف میں اللہ سے ڈرے۔ (حاکم و صحیح)

اور سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "چار چیزیں سعادت مندی اور خوش قسمتی سے ہیں۔

ا۔ نیک بیوی ۲۔ کشادہ گھر ۳۔ نیک پڑوسی ۴۔ اپنی تابعدار و فرمانبردار سواری۔

اور چار چیزیں بدبختی سے ہیں

ا۔ برا پڑوسی ۲۔ بری عورت ۳۔ بری سواری ۴۔ تنگ گھر (ابن حبان فی صحیحہ)

نبی ﷺ نے فرمایا " تمہاری عورتوں میں سب سے بہتر عورت وہ ہے کہ جب اس کا خاوند اس کی طرف دیکھے تو وہ اسے خوش کر دے اور اگر وہ اسے حکم دے تو وہ اس کی فرمانبرداری کرے اور جب وہ گھر میں نہ ہو تو وہ اپنے نفس اور اس کے مال کی حفاظت کرے نیز فرمایا "عورت سے مرد چار چیزوں کی حرص کرتے ہوئے شادی کرتا ہے۔

ا مال ۲ حسب یعنی اونچا خاندان

۳ حسن و جمال ۴ دین داری

تو تو دین دار عورت کے ساتھ شادی کرنے میں کامیاب ہو۔ تیرا دائیاں ہاتھ خاک آلود ہو۔ (متفق علیہ)

ثوبانؓ سے روایت ہے کہ جب آیت کریمہ

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (توبہ ۳۴)

نازل ہوئی تو اس وقت ہم کسی سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے تو آپ ﷺ کے صحابہ میں سے کسی نے کہا یہ آیت سونے اور چاندی کے بارے میں نازل ہوئی ہے اگر ہمیں علم ہو کہ کونسا مال بہتر ہے تو ہم اس کو اختیار کر لیں۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا کہ افضل مال اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والی زبان ' شکر کرنے والا دل ' اور ایمان والی عورت ہے جو اس کے ایمان پر اس کی مدد کرتی ہے۔ (احمد 'ترمذی 'ابن ماجہ)

بعض فضلاء نے اس مضمون کو شعروں میں اس طرح ادا کیا ہے۔

مِن خَیرِ مَا یَتَّخِذُالاِنسَانُ فِی دُنیَاہُ کَیمَا یَستَقِیمَ دِینُہُ

قَلبٌ شَکُورٌ وَلِسَانٌ ذَاکِرٌ وَزَوجَۃٌ صَالِحَۃٌ تُعِینُہُ

بہترین چیزیں جو انسان اپنی دنیا میں اس لئے اختیار کرتا ہے تاکہ اس کا دین قائم رہے وہ تین ہیں۔

۱۔ شکر گزار دل ۲۔ ذکر کرنے والی زبان

۳۔ نیک بیوی جو دین کے کاموں میں اس کی مدد کرے۔

بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر ایک دوسرے کی مدد کرنا' خاوند اور بیوی کے درمیان باہمی طور پر ایک دوسرے کی بات کو سمجھنے کا تاج پہنا دیتا ہے اور اس کو چوٹی تک پہنچا دیتا ہے۔ اور باہمی تعاون ہی اسلامی معاشرے کی ایک نشانی ہے۔

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ

نیکی اور تقوی والے کاموں میں تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی والے کاموں میں تعاون نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ (مائدہ:۲)

خاوند اور بیوی میں جب باہمی تعاون ہوگا تو کیا ہی خوب ہوگا اور دیکھو ہمارے رسول اللہ ﷺ ہمیں یعنی خاوند بیوی کو اس بات کی دعوت دیتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک' ایک دوسرے کی مدد کرنے میں اتنی محنت کرے کہ وہ دین میں حد کمال کو پہنچ جائے اور ایک دوسرے کو خلوص نیت سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی رغبت دلائے' یعنی قیام لیل (تہجد کی نماز پڑھنے) کی طرف چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس کے متعلق نبی ﷺ کا یہ قول روایت کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت کرے جس نے رات اٹھ کر نماز پڑھی اور اپنی بیوی کو جگایا تو اس نے بھی نماز پڑھی' پھر اگر اس کی بیوی نے اٹھنے سے انکار کیا تو اس نے اس کے چہرے پر پانی چھڑکا۔ اور اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحمت کرے جس نے رات اٹھ کر نماز پڑھی

پھر اپنے خاوند کو جگایا' تو اس نے بھی نماز پڑھی' پھر اگر اس نے اٹھنے سے انکار کیا تو اس نے اس کے چہرے پر پانی چھڑکا۔ (احمد' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' ابن حبان)

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب خاوند اپنی بیوی کو رات کے وقت بیدار کرتا ہے تو وہ دونوں اکٹھے دو رکعتیں پڑھ لیتے ہیں' تو وہ دونوں ان لوگوں میں لکھ دیئے جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرنے والے ہیں اور بہت یاد کرنے والیاں ہیں۔ (نسائی' ابوداؤد' ابن ماجہ' صححہ الحاکم والذہبی والعراقی)

ایک بڑھیا کا حسن و جمال:

ایک ایسی بڑھیا سے سوال کیا گیا جس کا چہرہ خوشی اور حسن و جمال سے تمتما رہا تھا' کہ تو اپنے چہرے کو اتنا خوبصورت بنانے میں کون سی چیز استعمال کرتی ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ میں اپنے ہونٹوں کیلئے حق' آواز کیلئے اللہ تعالیٰ کا ذکر' آنکھ کیلئے اپنی نگاہ کو نیچا رکھنا' ہاتھ کیلئے احسان کرنا' زندگی گزارنے کیلئے استقامت' دل کے لئے اللہ تعالیٰ کی محبت' عقل کیلئے دانائی' نفس کیلئے اطاعت و فرمانبرداری اور اپنی چاہت کیلئے ایمان استعمال کرتی ہوں۔

خاوند جب باہر سے گھر آئے تو بیوی اسکا استقبال کیسے کرے؟

مرد اپنے روزمرہ ضروری کام' محنت مزدوری سے فارغ ہو کر' ٹریفک کی بھیڑ چیکنگ کرنے والوں کی بہتات سے تھکاماندہ اپنے گھر واپس آتا ہے' وہ اس لئے گھر آتا ہے کہ وہ اپنے خاص گھر میں اپنے دل و جان کو سکون و آرام دے سکے اور اس لئے آتا ہے کہ اپنے بیوی' بچوں کے ساتھ مل بیٹھ کر سعادت حاصل کرے۔ (دل کی وحشت دور کرے) جب خاوند اپنے گھر واپس آتا ہے تو ایمان والی نیک بیوی جو خوشی خوشی محبت بھری آنکھوں کے ساتھ اس کا استقبال کرتی ہے' اس کے کیا کہنے؟

بعض بد بخت عورتیں اپنے خاوند کے گھر آنے کے وقت گھر میں موجود ہی نہیں ہوتیں تو اس وقت خاوند اس کو گھر میں غیر موجود پاتا ہے' چاہے وہ اپنا کوئی کام کرنے کیلئے ہی گئی ہو' وہ اس کام میں مصروف ہو یا اپنے ہمسائے کے گھر گئی ہو یا اپنی کسی سہیلی کے گھر گئی ہو یا اپنے ماں باپ کے گھر گئی ہو' ان میں سے کوئی بھی صورت ہو عورت کی یہ حرکت خاوند کے دل میں ایک برا اثر چھوڑ دیتی ہے۔ حالانکہ اس کا خاوند اپنے دل میں اپنی بیوی کے بارے میں یہ امنگ اور آرزو لے کر گھر آیا تھا کہ وہ اس کی طبیعت کیلئے سکون کا ذریعہ بنے گی اور باہر جو اس کو کوئی پریشانی پہنچی ہے وہ دور ہو جائے گی اور یہ سکون ایسا سکون ہے جس میں امن' راحت اور اطمینان قلب مضمر ہیں۔

ہاں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بیوی خاوند کی آمد کے وقت گھر میں موجود تو ہوتی ہے لیکن اس کا اچھی طرح استقبال نہیں کرتی اور اس سے روگردانی کرتی ہے اور اس کے آنے کا خاص اہتمام نہیں کرتی اور اس کی طرف توجہ ہی نہیں کرتی اور اس کی طرف دھیان کرنے کی بجائے اپنے ہی کسی دوسرے کام میں مصروف ہو جاتی ہے۔ اور کبھی معاملہ اس سے بھی بری حد تک جا پہنچتا ہے' وہ یہ کہ عورت اپنے خاوند کا استقبال اور ہی طریقے سے کرتی ہے اور اپنے کسی کام میں مصروف بھی نہیں ہوتی' وہ کیسا استقبال ہے وہ ایک انوکھا استقبال ہوتا ہے وہ ایسا ہے کہ چیخ و پکار' شکوہ شکایت' شور و غوغا' تنگی دل' زچ ہونا تیوری چڑھانا اور غصے والا چہرہ جیسے کوئی بہت ہی غضبناک اور خون کا بدلہ لینے کیلئے استقبال و انتظار کر رہا ہو۔

یہ ایسا استقبال ہے جو کہ خاوند کو یہ تمنا اور آرزو کرنے پر مجبور کر دے کہ وہ جس جگہ سے آیا ہے اسی جگہ واپس چلا جائے:

اے میری مسلمان بہن کیا تو پسند کرتی ہے کہ میں تجھے نبی پاک ﷺ کی صحابیات کے واقعات میں سے کوئی واقعہ سنادوں اور یہ کہ وہ اپنے خاوندوں کی آمد پر کس قدر اچھا استقبال کیا کرتی تھیں۔

چنانچہ جلیل القدر صحابیہ ام سلیم رضی اللہ عنہا' ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی (انس رضی اللہ عنہ کی والدہ) کا بچہ فوت ہو گیا اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سفر سے واپس آئے لیکن جب وہ سفر پر گئے تھے اس وقت بچہ بیمار تھا' واپسی پر بیوی سے پوچھا کہ بچے کا کیا حال ہے ام سلیم رضی اللہ عنہا نے خود ان کو اس بچے کی موت کی خبر نہ سنائی پہلے اپنے خاوند کو کھانا کھلایا پھر رات کے وقت انہوں نے حقوق زوجیت بھی ادا کیے۔

اے میری بہن اس قصے کو غور سے پڑھ جیسا کہ کتب حدیث خصوصاً بخاری میں ہے' ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بچہ بیمار تھا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اسی حالت میں سفر کیلئے نکل پڑے۔ بعد میں بچہ فوت ہو گیا۔ جب ابو طلحہ رضی اللہ عنہ گھر میں واپس تشریف لائے تو پوچھا کہ میرے بچے کا کیا حال ہے بچے کی ماں ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ بچہ پہلے سے زیادہ سکون میں ہے پھر نیک بیوی نے اپنے خاوند کی خدمت میں شام کا کھانا پیش کیا تو انہوں نے کھالیا پھر رات کے وقت انہوں نے حقوق زوجیت بھی ادا کیے جب وہ فارغ ہوئے تو نیک بیوی خود اپنے خاوند کو مخاطب ہو کر ایک سوال کرتی ہے کہ اگر کسی نے کسی سے کوئی چیز ادھار مانگی ہو تو پھر جب تک اللہ نے چاہا ان کے پاس رہی ہو تو پھر جب چیز کے مالک نے اپنی چیز کی واپسی کا مطالبہ کیا ہو تو کیا اس کو یہ حق ہے کہ وہ دینے سے انکار کرے؟ اور پھر جب اصلی مالک نے اپنی چیز اپنے قبضے کر لی ہو تو کیا واپس کرنے والے کیلئے یہ مناسب ہے کہ وہ اس پر جزع فزع کرے؟ تو اس پر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ نہیں پھر نیک بیوی نے کہا کہ آپ کا بیٹا بھی دنیا سے چلا گیا ہے تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ کدھر ہے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ اس کوٹھری میں ہے۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اس کا چہرہ دیکھا اور "انا للہ وانا الیہ راجعون" پڑھا۔ تو جب صبح ہوئی تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر اپنی بیوی کی یہ بات بتائی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے اس عورت کے اپنے بچے پر صبر کرنے کی وجہ سے

اللہ تعالیٰ نے اس کے پیٹ میں ایک اور بچہ پیدا کر دیا ہے۔ سفیان رحمہ اللہ (جو اس حدیث کے راوی ہیں) وہ بیان کرتے ہیں کہ انصار کا ایک شخص کہتا ہے کہ میں نے ان کے پاس نو بچے دیکھے۔ وہ سب کے سب قرآن مجید کے قاری تھے۔

اے اللہ ! ام سلیم رضی اللہ عنہا کی یہ دانائی کس قدر بڑی ہے اور اس دانائی اور سمجھداری کی بلندی کس قدر وسیع ہے کسی مرد کیلئے بھی اس خبر سے بڑھ کر کوئی اور اہم خبر ہو گی کہ اس کو اس کے لخت جگر کی موت کی خبر دی جائے ایسی خبر سے باپ پر کیا اثر گزرتا ہے اور کتنا بڑا صدمہ پہنچتا ہے ایسی ہولناک گھبراہٹ میں ڈال دینے والی خبر میں بھی رضا و تسلیم کے ساتھ اپنے خاوند کا استقبال ہو رہا ہے۔ اس میں ساری کی ساری خوبی اور فضیلت کس کیلئے ہے؟ یہ ان کی نیک بیوی ام سلیم رضی اللہ عنہا کیلئے ہے دیکھو نیک خاوند نے سب سے پہلا سوال اپنے بیمار بیٹے کے بارے میں کیا کہ اس کا کیا حال ہے۔ کیا ان کی بیوی فوراً یہ کہہ دیتی کہ وہ فوت ہو گیا ہے سمجھدار اور دانائی والی بیوی ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کو غم میں ڈالنے والی خبر ہرگز نہ دی کیونکہ وہ سمجھتی تھی کہ میرا خاوند تھکاوٹ اور پریشانی کے عالم میں گھر آیا ہے پھر اس نیک بیوی نے اس وقت غلط بیانی سے بھی کام نہیں لیا تو پھر اس نے وہ کونسی سچی بات ہے جو کہی اور وہ جھوٹ سے بچی؟ تو یاد رہے کہ اس نے جو یہ کہا تھا کہ وہ بچہ پہلے سے زیادہ سکون میں ہے اس کلام میں ایسا توریہ (ایسا کلام جس میں حقیقت میں جھوٹ نہ ہو۔) کیا کہ اپنے خاوند کو اس کے بیٹے کے بارے میں تسلی دے دی اور غلط بیانی بھی نہیں کی کیونکہ وہ بچہ موت کی وجہ سے واقعتاً سکون میں پہنچ چکا تھا۔ پھر وہ سمجھدار بیوی اپنے خاوند کو اس کے بچے کی موت کی خبر دینے سے پہلے پہل شام کا کھانا کھلاتی ہے کیونکہ اگر وہ اسے کھانے سے پہلے خبر دے دیتی تو عین ممکن تھا کہ پریشانی کے عالم میں وہ کھانا بھی نہ کھاتے، پھر اسے حقوق زوجیت بھی ادا کر لینے کا موقع دیتی ہے۔ اب وہ سمجھتی ہے کہ میرا خاوند اس قابل ہو گیا ہے کہ وہ غم اور رنج والی خبر سن سکے پھر بھی وہ نیک بیوی بچے کی

خبر دینے کیلئے ایک عجیب مقدمہ اور تمہید باندھتی ہے وہ ایسا مقدمہ ہے جس کو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بدل وجان قبول وتسلیم کرتے ہیں اور ان کا اس پر پورا پورا ایمان ویقین ہے اور یہ اصل میں اللہ تعالیٰ کی قضاو قدر کو تسلیم کرنے کی ایک تمہید ہے چنانچہ وہ خود اپنے خاوند پر ایک سوال ڈال دیتی ہے وہ یہ کہ اگر کسی کی کسی کے پاس کوئی چیز امانت کے طور پر ہو' صاحب امانت جب اس سے اپنی امانت کی واپسی کا مطالبہ کرے تو کیا جس کے پاس امانت رکھی ہوتی ہے اسے یہ حق پہنچتا ہے کہ امانت واپس کرتے وقت جزع فزع کرے؟ تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا نہیں ان کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ امانت واپس کرتے وقت جزع فزع کرے پھر اس جواب پر نیک بیوی نے بتایا کہ آپ کا بیٹا بھی دنیاوی زندگی سے جدا ہو گیا ہے وہ جس کی امانت تھی اس نے طلب کر لی ہے وہ صاحب امانت اللہ تعالیٰ ہے۔

اے میری اسلامی بہن اگر تو بھی ما شاء اللہ خاوند والی ہے تو اپنے خاوند کا اسی طرح استقبال کیا کر۔

نیک بیوی کیلئے ایک بہترین نمونہ:

درج ذیل قصے میں ایک نیک عورت کیلئے ایک بہترین سبق اور نمونہ ہے میرا خیال ہے کہ اس دور میں اس قصے میں مذکور عورت جیسی کوئی عورت نہیں ہو گی میں یہ نمونہ صرف اس لئے اس جگہ پر تحریر کر رہا ہوں تاکہ اس کی اقتداء کی جائے۔

قاضی شریح کی بیوی کا قصہ:

قاضی شریح رحمہ اللہ نے امام عامر بن شراحیل شعبی رحمہ اللہ سے ایک دن ملاقات کی تو امام شعبی نے ان سے گھریلو حالات کے بارے میں سوال کیا تو قاضی صاحب نے انہیں بتایا کہ شادی ہوئے بیس سال ہو چکے ہیں لیکن میں نے اپنی بیوی سے کوئی ایسا کام یا کوئی ایسی

حرکت نہیں دیکھی جس پر میں اسے غصے ہوا ہوں۔امام شعبیؒ نے کہا یہ کیسے ؟ قاضی صاحب نے کہا جب میری شادی ہوئی تھی تو پہلی رات میں اپنی بیوی کے پاس گیا تو میں نے اسے عجیب ہی حسین و جمیل پایا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں وضو کر کے دو نفل شکرانے کے پڑھ لیتا ہوں جب میں نے سلام پھیرا تو دیکھا میری بیوی بھی میری اقتداء میں نماز پڑھ کر سلام پھیر چکی ہے جب ہمارا گھر ساتھیوں اور دوستوں سے خالی ہوا تو میں اپنی بیوی کی طرف گیا اور اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا تو وہ کہنے لگی ذرا ٹھہر جایئے اے ابوامیہ اپنی حالت پر رہیے۔

پھر اس نے یہ خطبہ پڑھا:

" اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَحْمَدُهٗ وَاسْتَعِيْنُهٗ وَاُصَلِّی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ"

پھر بات شروع کی تو کہا کہ میں ایک عورت ہوں جو اپنے وطن سے دور ہوں مجھے آپ کے اخلاق اور آپ کی عادات کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے میں نہیں جانتی کہ آپ کی عادتیں کیا ہیں آپ مجھے وہ تمام کام بتادیں جو آپ کو اچھے لگتے ہیں تاکہ میں وہی کروں اور جو آپ ناپسند کرتے ہیں وہ بھی بتادیں تاکہ میں وہ نہ کروں پھر اس نے کہا کہ آپ کی قوم میں کئی عورتیں تھیں جن سے آپ شادی کر سکتے تھے اور میری قوم میں کئی مرد میرے لئے ہم سر تھے جن سے میں شادی کر سکتی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ جب کوئی کام کرنے کا فیصلہ کر لیتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے اب آپ میرے مالک ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے جو حکم دیا ہے وہ کریں۔

" اِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ" میں آپ پسند ہوں تو اچھے طریقے کے ساتھ رکھنا یا اچھے طریقے کے ساتھ رخصت کرنا میں اپنی بات ختم کرتی ہوں اور اپنے اللہ سے اپنے اور آپ کیلئے گناہوں کی معافی مانگتی ہوں۔

قاضی صاحب فرماتے ہیں اے شعبی اللہ کی قسم اس نے مجھے بھی اس مقام پر خطبہ پڑھنے پر مجبور کر دیا چنانچہ میں نے خطبہ پڑھا:

"اَلْحَمْدُلِلّٰهِ اَحْمَدُهٗ وَاَسْتَعِيْنُهٗ وَاُصَلِّی عَلَی النَّبِیِّ وَاٰلِهٖ وَاُسَلِّمُ وَبَعْدُ "

پھر میں نے کہا کہ اے میری بیوی بلا شبہ تو نے ایسی اچھی بات کی ہے اگر تو اس پر ثابت قدم رہے گی تو اس میں تو خوش قسمت اور خوش نصیب رہے گی اور اگر تو ایسا نہیں کرے گی تو یہ تیرا خطبہ پڑھنا تیرے خلاف حجت ثابت ہوگا دیکھ لے مجھے فلاں فلاں کام اچھے لگتے ہیں اور فلاں فلاں کام ناپسند ہیں اور برے لگتے ہیں اگر تو میری کوئی خوبی دیکھے تو اس کو شہرت دے اور اگر تو کوئی عیب دیکھے تو اس پر پردہ ڈال۔ اس نے کہا آپ کس حد تک پسند کرتے ہیں کہ میرے گھر والے آپ کی زیارت کرنے کے لئے آیا کریں تو میں نے کہا کہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میرے سسرال والے مجھے اکتاہٹ میں ڈالیں پھر اس نے کہا کہ آپ اپنے پڑوسیوں میں سے کس کے بارے میں پسند کرتے ہیں کہ وہ آپ کے گھر آئیں تاکہ میں انہیں آنے کی اجازت دوں اور کن کا آپ کے گھر آنا آپ کو ناپسند ہے تاکہ میں بھی ان کا آنا ناپسند سمجھوں۔ تو میں نے اسے بتایا کہ فلاں قبیلے کے لوگ نیک ہیں اور فلاں کے برے۔

قاضی صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے اس کے ساتھ وہ پہلی رات بہت اچھی گزاری اس کے ساتھ زندگی بسر کرتے ایک سال گزر گیا تھا میں نے اس میں کوئی بھی ایسی بات نہ دیکھی جس کو میں ناپسند کروں جس وقت سال پورا ہوا تو میں مجلس قضا سے گھر آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک عورت گھر میں تھی میں نے کہا یہ کون ہے میری بیوی نے بتایا کہ یہ آپ کی ساس ہے تو اس (یعنی میری ساس) نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا "اے شریح تو نے اپنی بیوی کو کیسا پایا؟ میں نے کہا یہ بہت ہی اچھی بیوی ہے تو اس نے کہا "اے ابوامیہ دو حالتوں کے علاوہ کبھی بھی عورت کی حالت نہیں بگڑتی۔

۱۔ جب کسی بچے کی ماں بن جائے۔

۲۔ اس کا خاوند اس کے ناز و نخرہ کو دیکھتا رہے اور اسے کچھ نہ کہے اللہ کی قسم ناز و نخرہ والی عورت جیسا بڑا شر کبھی بھی کسی نے اپنے گھر جمع نہیں کیا۔ تو جتنا بھی میری بیٹی کو باادب بنانا چاہے بنا اور جتنا بھی تہذیب یافتہ بنانا چاہے بنا۔ تجھے کوئی روک ٹوک نہیں۔

قاضی صاحب نے کہا ''یہ عورت میرے ساتھ بیس سال سے رہ رہی ہے میں نے کبھی بھی اس میں قابل اعتراض کوئی بات نہیں دیکھی۔ ہاں اتنی زندگی میں صرف ایک دفعہ میں نے اس پر اعتراض کیا تھا اور حقیقت ہے کہ وہ اس میں بھی بے قصور تھی غلطی میری ہی تھی۔ خاوند ایسا ہی ہونا چاہئے اور بیویاں بھی ایسی ہی ہونی چاہئیں اور بیویوں کی مائیں یعنی خاوند کی ساسیں بھی ایسی ہی ہوں۔

زیب وزینت صرف خاوند کیلئے:

اس دور میں بہت سی عورتیں ایسی ہیں جن کو اپنے خاوندوں کیلئے خوبصورت بننے' زیب وزینت کا سامان استعمال کرنے اور خوشبو لگانے کا بالکل خیال نہیں ہوتا لیکن جب کوئی شادی یا تقریب وغیرہ پر جانے کا موقع ملتا ہے تو وہی عورتیں خوب عجیب طریقے سے آئینے کے سامنے اپنے بال سنوارنے' کنگھی کرنے اور بہتر سے بہتر لباس پہننے کیلئے بیٹھ جاتی ہیں۔ باقی رہا بیچارہ خاوند تو اس کیلئے سادہ لباس پہنا ہو تو چلو کوئی بات نہیں میرا خاوند ہی تو ہے بلکہ کھانا پکانے کے کپڑے پہنے ہوئے ہیں لہسن وغیرہ کی بدبو آ رہی ہے کہتی ہیں کوئی بات نہیں ہمیں اس بات کی سمجھ نہیں آئی کہ عورت کو مختلف تقریبات میں دوسری عورتوں کو دکھانے کیلئے زیب وزینت لگانے کا حکم ہے یا اپنے خاوند کا لحاظ رکھنے کیلئے اسے جمال اختیار کرنے کا حکم ہے؟

سمجھدار ہوشیار بیوی ہی اپنے خاوند کے دل کو اپنا بنا لینے اور اسے موہ لینے کا طریقہ جانتی ہوتی ہے۔ اور وہ یہ کہ بیوی اپنے خاوند کیلئے اس کی زندگی میں ایک نئی بیوی بن کر رہے۔ میٹھی بات اس کی زینت ہو' چمکیلی مسکراہٹ اس کا حسن وجمال ہو اچھی خوشبو اس کی رونق ہو عمدہ لباس' بالوں کو عمدہ سنوارنا' کچھ مناسب زیوروں کا اختیار جن کا رنگ اس کے جسم اور کپڑوں کے رنگ کے ساتھ مناسبت رکھتا ہو اور ہمیشہ کی صفائی رکھنا یہ اس کی طہارت وعبادت ہو۔

اے عورت تو دنیا میں اپنے خاوند کی حور ہے اور اللہ کے حکم سے نعمتوں والی بہشتوں میں

محلات کی رانی ہے اے عورت تو حوروں کے اچھے اخلاق قرآن مجید سے سیکھ لے اور ان کے ساتھ مل کر اپنے خاوند کے دل میں بسنے اور اس کو اپنی طرف مائل کرنے میں ان حوروں سے مقابلہ کر اور اپنے خاوند کی دنیا کو اس کیلئے جنت بنادے اس کیلئے ریشم پہن اور عطورات کا استعمال کر اس کو اچھے گیت و نغمے سنا جس طرح حوریں سنائیں گی۔

نغمہ

١	لَزَوْجَةٌ	مُطِيْعَةٌ	عَيْنُك	عَنْهَا	رَضِيَّةٌ
٢	وَطِفْلَةٌ	صَغِيْرَةٌ	مَحفُوْفَةٌ		بِالْعَافِيَةِ
٣	وَغُرْفَةٌ	نَظِيْفَةٌ	نَفْسُك	فِيْهَا	هَانِيَةٌ
٤	لُقْمَةٌ	لَذِيْذَةٌ	مِنْ يَدٍ	اَعْلٰى	طَاهِيَةٍ
٥	خَيْرٌ مِنَ السَّاعَاتِ فِى		ظِلِّ	الْقُصُوْرِ	الْعَالِيَةِ
٦	تَعْقُبُهَا	عُقُوْبَةٌ	يَصْلٰى	بِنَارٍ	حَامِيَةٍ

١ بلاشبہ ایسی فرمانبردار بیوی جس سے تیری آنکھ راضی وخوش رہے۔

٢ اور چھوٹی لڑکی جو عافیت سے پُر ہو۔ یعنی جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے یعنی بیوی نے صاف ستھرا رکھا۔

٣ اور صاف ستھرا کمرہ جس میں تیرا دل خوش و پُر رونق ہو۔

٤ اور مزے دار لقمہ جو پکانے والے قیمتی ہاتھ سے پکا ہو۔

٥ ان گھڑیوں سے بہتر ہے جو دنیا کے بلند محلات کے سایہ میں گزری ہوں۔

٦ ایسے محلات کہ جن میں زندگی بسر کرنے کے بعد عذاب ہے یعنی ان کا رہائشی گرم آگ میں داخل ہوگا۔ (بشرطیکہ وہ نافرمان ہو)

بیوی پر جو خاوند کا حق ہے

بے شک بیوی پر خاوند کا جو حق ہے وہ اس حق سے بڑا ہے جو کہ بیوی کا خاوند پر ہے کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے۔

﴿وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ﴾ (بقرہ:۲۲۸)

یعنی مردوں کیلئے عورتوں پر (زائد) درجہ ہے۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

((لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا))

(ترمذی)

اگر میں کسی کو یہ حکم دینے والا ہوتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

اور فرمایا

((إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَرْجِعَ))

(متفق علیہ)

جب کوئی عورت اپنے خاوند کے بستر کو چھوڑ کر رات گزارے تو فرشتے اس پر صبح ہونے تک لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔

اور جو احادیث خاوند کے حق کے بڑا ہونے پر دلالت کرتی ہیں ان میں سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث بھی ہے جس میں وارد ہے کہ ایک شخص اپنی بیٹی کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا کہ بیشک میری اس بیٹی نے شادی کرنے سے

انکار کر دیا ہے تو نبی ﷺ نے اس کی لڑکی کو کہا کہ تو اپنے باپ کی بات مان لے وہ بولی اللہ کی قسم جب تک آپ مجھے خاوند کا بیوی پر جو حق ہے نہیں بتا دیں گے میں اس وقت تک شادی نہیں کرونگی تو آپ ﷺ نے فرمایا خاوند کا بیوی پر حق یہ ہے کہ اگر خاوند کے جسم میں پھوڑا نکلا ہو تو وہ چاٹ جائے یا اس کی ناک سے پیپ اور خون بہہ رہا ہو پھر اس کو عورت نگل جائے تو بھی خاوند کا حق ادا نہیں کر سکتی پھر وہ لڑکی کہنے لگی مجھے اللہ کی قسم جس نے آپکو حق دے کر بھیجا ہے میں تو کبھی شادی نہیں کرونگی تو نبی ﷺ نے فرمایا ان عورتوں کی شادی ان سے پوچھنے کے بغیر نہ کیا کرو۔ (بزار' ابن حبان)

حصین بن محصن رضی اللہ عنہ کی پھوپھی نے اپنے خاوند کی کوئی بات نبی ﷺ کے سامنے ذکر کی تو آپ ﷺ نے فرمایا دیکھ تو اس کی نظر میں تیرا کیا مقام ہے؟ وہ تیری جنت اور دوزخ ہے۔ (احمد' نسائی' وصححہ الحاکم ووافقہ الذہبی)

اور نبی ﷺ نے فرمایا:

نِسَاءُ كُمْ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْوَدُوْدُ الَّتِي اِذَا اُوْذِيَتْ اَتَتْ زَوْجَهَا حَتّٰى تَضَعَ يَدَهَا فِي كَفِّهِ فَتَقُوْلُ لَا اَذُوْقُ غَمْضًا حَتّٰى تَرْضٰى (طبرانی)

"تمہاری عورتوں میں سے وہ عورتیں جنتی ہیں کہ جو اپنے شوہروں سے محبت کرنیوالی ہوتی ہیں اور اگر ان کی طرف سے انہیں کوئی تکلیف پہنچے تو وہ ان کے پاس آکر اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے کر کہیں کہ ہم اس وقت تک نہیں سوئیں گی جب تک کہ آپ ہم سے راضی نہ ہو جائیں۔"

وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ: اِثْنَانِ لَاتَجَاوِزُ صَلَاتُهُمَا رُؤُسَهُمَا عَبْدٌ اَبَقَ مِنْ مَوَالِيْهِ حَتّٰى يَرْجِعَ اَوِامْرَاَةٌ عَصَتْ زَوْجَهَا حَتّٰى تَرْجِعَ

نبی ﷺ نے فرمایا دو شخص ایسے ہیں جن کی نماز ان کے سروں سے اوپر نہیں جاتی۔

اپنے مالکوں سے بھاگا ہوا غلام جب تک واپس نہ آئے۔

۲ اپنے خاوند کی نافرمان عورت حتی کہ وہ توبہ کرے اور نافرمانی سے باز آجائے۔

(حاکم،صححہ الالبانی)

فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَوْ اَمَرْتُ اَحَدًا اَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا مِنْ عِظَمِ حَقِّهِ عَلَيْهَا وَلَا تَجِدُ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ حَتّٰى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا وَلَوْ سَأَلَهَا نَفْسَهَا وَهِيَ عَلٰى ظَهْرِ قَتَبٍ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اگر میں کسی کو کسی کیلئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوند کیلئے سجدہ کرے کیونکہ اس کا اس پر بڑا حق ہے اور عورت اس وقت تک ایمان کی مٹھاس محسوس نہیں کر سکتی جب تک اپنے خاوند کا حق ادا نہ کرے اور اگر وہ اس سے اس کے نفس کا سوال کرے تو بھی قبول کرے۔ خواہ وہ کجاوے کی پشت پر ہو۔

(احمد،ابن ماجہ،ابن حبان)

قَالَتْ عَائِشَةُ يَامَعْشَرَ النِّسَاءِ لَوْتَعْلَمْنَ بِحَقِّ اَزْوَاجِكُنَّ عَلَيْكُنَّ لَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ مِنْكُنَّ تَمْسَحُ الْغُبَارَ مِنْ قَدَمَى زَوْجِهَا بِخَدِّ وَجْهِهَا

"عائشہ نے فرمایا: اے عورتوں کے گروہ اگر تمہیں تمہارے خاوندوں کے حقوق کا پتہ چل جائے جو تم پر ہیں تو ہر عورت اپنے خاوند کے پاؤں پر لگا ہوا غبار اپنے رخسار کے ساتھ صاف کرنے لگ جائے۔

ان احادیث سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ خاوند کا حق بہت زیادہ ہے تو عورت پر لازم ہے کہ اپنے خاوند کی رضا کی تلاش میں رہے اور اس کے حق کو اپنے حق پر مقدم جانے اور اقارب کے حق پر بھی مقدم سمجھے اور نظافت وپاکیزگی کے تمام اسباب و وسائل اختیار کر کے اس بات کیلئے تیار ہو جائے کہ وہ اس سے فائدہ اٹھائے اور وہ اپنے خاوند کو نیچا کرنے کی غرض سے اپنے آپ کو فخر و غرور میں نہ لائے اور نہ ہی زبان درازی کرتی ہوئی اس پر اپنی آواز بلند کرے جیسا کہ عقل اور دین میں کمزور عورتیں کرتی ہیں اور عورت پر لازم

ہے کہ اپنے خاوند سے ہمیشہ حیادار بن کر رہے اور اپنی نگاہ حیا کے مارے نیچی رکھے اور اس کے سامنے ایسی حرکت نہ کرے جس کی وجہ سے اس کی عیش و عشرت میں نقص آئے اور اس کا دل مکدر ہو اور اس کے سامنے خاموشی اختیار کرے جب وہ بات کر رہا ہو تو اس کے سامنے جھگڑا مت کرے اور رات سوتے وقت اپنا نفس اس کے مطیع کر دے اور اپنے خاوند کیلئے با قاعدہ صاف ستھری بن کر رہے خوشبو لگائے تو اپنے خاوند کیلئے اور اپنے خاوند کے ماں باپ اور قریبی رشتہ داروں کی عزت کرے اور ان کی طرف سے تھوڑی چیز بھی مل جائے تو اسے بہت سمجھے اور نفلی روزہ بھی خاوند کی اجازت کے بغیر نہ رکھے اور اس کی اجازت کے بغیر اس کے گھر میں کسی کو داخل ہونے کی اجازت نہ دے اور اس کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر باہر نہ نکلے اور وہ رزق جو وہ اسے دے اس پر وہ اس کا شکریہ ادا کرے۔

اور پھر عورت پر خاوند کے حق میں سے یہ بھی ہے کہ اس کے بچوں کو دودھ پلائے اور ان کی دیکھ بھال کرے اور ان کی اسلامی تربیت کرے۔

شیخ الاسلام احمد بن تیمیہؒ فرماتے ہیں "عورت اپنے خاوند کے پاس غلام اور قیدی کی طرح ہے اس کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے خاوند کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر باہر نکلے چاہے اس کا باپ یا ماں اس کو نکلنے کا حکم دیں یا اور کوئی اور اس بات پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔

اور جب اس کو اس کا خاوند کسی دوسرے مکان میں منتقل کرنا چاہے بشرطیکہ اس کے حقوق ادا کر رہا ہو اور اللہ تعالیٰ کی حدود کی بھی حفاظت کر رہا ہو تو عورت پر ضروری ہے کہ وہ اپنے خاوند کی اطاعت کرے اور اس میں وہ اپنے والدین کی اطاعت نہ کرے اگر چہ وہ اس کو اس کے خاوند کی اطاعت سے روک رہے ہوں اگر اس کے والدین ایسا کریں گے تو وہ ظالم ٹھہریں گے۔ایسے نیک خاوند کی اطاعت سے روکنے کا انہیں کوئی حق نہیں پہنچتا اور عورت کیلئے یہ بھی درست نہیں ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کی اطاعت کرے اگر اس کو اپنے خاوند سے خلع کرنے کا حکم دیتے ہوں اور اسے یہ بھی زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنے خاوند

کو ستائے اور پریشان کرے تاکہ وہ اسے طلاق دے دے جیسا کہ اس سے نان و نفقہ 'لباس اور مہر کا اتنا مطالبہ کرے تاکہ وہ تنگ ہو کر طلاق دے دے تو ایسی صورت میں عورت کیلئے جائز نہیں ہے کہ اپنے والدین میں سے کسی کی اطاعت کرے جبکہ اس کا خاوند اس کے حقوق ادا کرنے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو چنانچہ سنن ابی داؤد' نسائی' ترمذی وابن ماجہ اور صحیح ابی حاتم میں ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَيُّمَاامْرَأةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ مِنْ غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ وَ فِي حَدِيْثٍ آخَرَ اَلْمُخْتَلِعَاتُ وَالْمُنْتَزِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ

جو عورت اپنے خاوند سے بلاوجہ طلاق مانگتی ہو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہو جاتی ہے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ خلع کرنے والیاں اپنے خاوندوں کے عقد نکاح سے نکلنے والیاں منافق عورتیں ہیں۔ (صحیح جامع الصغیر حدیث نمبر ۲۶۸۱)

اگر اس کو اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک ایسی چیز کا حکم دے جس میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے جیسے پانچ نمازیں ہمیشہ پابندی سے قائم کرنا اور سچی بات کہنا' امانت کا ادا کرنا یا ایسا کوئی کام جس کا اللہ یا رسول ﷺ نے حکم دیا ہو اور اس کو مال ضائع کرنے اور فضول خرچی سے منع کریں اور ایسی چیزوں سے منع کریں جن سے اللہ اور رسول ﷺ نے منع کیا ہے تو پھر اس پر ضروری ہے کہ وہ اپنے والدین کی اطاعت کرے یہ اطاعت تو اس پر اس وقت بھی ضروری ہے جبکہ اس کے والدین کے علاوہ اور کوئی اس کو حکم دے رہا ہو تو جب اس کو اس کے والدین حکم دے رہے ہوں تو پھر کیوں نہ واجب ہو۔

اور جب اس کا خاوند اس کو اس کام سے منع کرے جس کا اللہ نے اس کو حکم دیا ہو یا اس کو ایسے کام کا حکم دیتا ہو جس سے اللہ نے اس ﷺ کو منع کیا ہو تو پھر بھی اس کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ اس کی اطاعت کرے۔ اس لئے نبی ﷺ نے فرمایا:

"لَاطَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ"

یعنی خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی کوئی اطاعت نہیں ہے اگر مالک اپنے مملوک (غلام یالونڈی) کوایسے کام کا حکم دے جس میں اللہ کی نافرمانی ہو تواس کیلئے جائز نہیں ہے کہ اس کی اطاعت کرے تو پھر عورت کیلئے کس طرح جائز ہو سکتا ہے کہ وہ اللہ کی نافرمانی میں اپنے خاوند یاماں باپ میں سے کسی کی اطاعت کرے۔

اس لئے کہ ہر قسم کی خیر اللہ اوراس کے رسول ﷺ کی اطاعت ہی میں ہے اور ہر قسم کا شر اللہ اوراس کے رسول ﷺ کی نافرمانی ہی میں ہے۔ (مجموع الفتاویٰ ۳۲/۲۶۱۔۲۶۴)

نغمہ

1۔ خُذِي الْعَفْوَ مِنِّي تَسْتَدِيمِي مَوَدَّتِي وَلَاتَنْطِقِي فِي سَوْرَتِي حِينَ اَغْضَبُ

2۔ وَلَاتَنْقُرِينِي نَقْرَكِ الدَّفَّ مَرَّةً فَاِنَّكِ لَاتَدْرِينَ كَيْفَ الْمُغَيَّبُ

3۔ وَلَاتُكْثِرِي الشَّكْوٰى فَتَذْهَبَ بِالْهَوٰى وَيَأْبَاكِ قَلْبِي وَالْقُلُوبُ تُقَلَّبُ

4۔ فَاِنِّي رَأَيْتُ الْحُبَّ فِي الْقَلْبِ وَالْاَذٰى اِذَا اجْتَمَعَا لَمْ يَلْبَثِ الْحُبُّ يَذْهَبُ

۱ (مجھ سے کوئی غلطی ہو جائے تو) در گزر کیا کرنا تاکہ میری محبت تیرے ہمیشہ کیلئے رہے اور جب میں سخت غصے کی حالت میں ہوں تو تکرار مت کرنا۔

۲ اور دف بجانے کی طرح میری چھان بین کبھی نہ کرنا کیونکہ تجھے یہ علم نہیں ہے کہ باہر سے آنیوالا کس حالت میں ہوتا ہے۔ یااس کی اندر سے نکلنے والی آواز ہوتی ہے جس سے پریشانی کا سامنا کرنا پڑے۔

۳ اور شکوہ شکایت زیادہ نہ کیا کراس سے تیری میری محبت ختم ہو جائے گی اور میرا دل تجھے بالکل نہیں چاہے گا کیونکہ دلوں میں تبدیلی آتی ہی رہتی ہے۔ (ممکن ہے کہ

میرے دل سے تیری محبت کافور ہو جائے)

۴ کیونکہ میں نے دل کی یہ حالت دیکھی ہے کہ جب اس میں محبوب (بیوی) کی محبت اور محبوب کی طرف سے اذیت کا پہنچنا جمع ہو جائے پھر دل میں ایسی بیوی کی محبت ٹھہرتی نہیں ہے بلکہ ختم ہو جاتی ہے۔

چند مفید سوالات اوران کے جوابات

سوال نمبرا:۔ کون سی عورت سب سے زیادہ خوبصورت ہوتی ہے؟

جواب:۔ حسن وجمال در حقیقت روح'تربیت اور خلق حسن کا ہی حسن و جمال ہے۔ ہر عورت کیلئے جمال کا ایک حصہ ہے بشرطیکہ وہ اس کو ظاہر کرے اور اس کا خیال رکھے اور اس کی حفاظت کرے باقی شکل وصورت کا حسن وجمال اگر چہ یہ جلدی متاثر کرنیوالا ہوتا ہے مگر یہ اپنی رونق وچمک اور اپنے باقی رہنے میں روحانی جمال کے مرتبہ ومقام کو کبھی نہیں پہنچ سکتا۔ چاہے کتنا لمبا زمانہ ہی کیوں نہ گزر جائے۔

سوال نمبر ۲:۔ کون سی عورت سب سے زیادہ سعادت مند ہے؟

جواب:۔ وہ عورت سب سے زیادہ نیک بخت ہے جس کے دل کی گہرائیوں میں انسانی محبت نے ایک ازلی چشمہ بہادیا ہو۔ جس نے اس کے نفس کو روشن کردیا ہو اور اس کے نفس کے عالم پر ایک نور اور حسن وجمال'نرمیٔ مزاج'مہربانی'ہمیشہ کیلئے موسم ربیع جیسی محبت ورونق اور ہمیشہ کیلئے اپنے رب کی عبادت وفرمانبرداری کو روشن کردیا ہو۔

سوال نمبر ۳:۔ کون سی عورت سب سے زیادہ بدنصیب ہے؟

جواب:۔ سب سے زیادہ بدنصیب عورت وہ ہوتی ہے جو اپنے آپ کو عورت خیال نہیں کرتی

بلکہ وہ یہ سمجھ بیٹھی ہو کہ آزادی اور آوارگی مرد کے دل کو اپنی طرف مائل کرنے کا ایک راستہ ہے جبکہ یہ مطلق العنان آزادی اس عورت کی صورت کو خاوند کی نظر میں بدنما بنادیتی ہے (بشرطیکہ خاوند غیرت مند ہو) اور خاوند کے دل میں جو اس عورت کی محبت جاگزین ہوتی ہے اس کو وہ ہلا کر رکھ دیتی ہے۔

اِنَّ الْمَرْأَةَ التعِسَةَ۔ هِيَ الْمَرْأَةُ الْمُبذِّرَةُ الَّتِي تُقَدِّسُ الاَزْيَاءَ الاَجْنَبِيَّةَ وَحُبَّ! الشُّهْرَةِ وَالظُّهُوْرِاِلَى دَرْجَةِ الْجُنُوْنِ۔ بد نصیب عورت وہ ہوتی ہے جو فضول خرچ ہو' جو اجنبی لوگوں کی وضع قطع' اپنی شہرت کی (جنون کی حد تک) محبت کے تقدس کو بحال رکھنے کی کوشش کرتی ہے۔

سوال نمبر ۴:۔ عورت جب اپنے خاوند سے محبت کرتی ہو اور اس کی بعض صفات وعادات کا اس کے خاوند کو علم ہو جائے جو اس کے مزاج اور طرز زندگی کیساتھ ہم آہنگ نہیں ہوتیں تو پھر وہ کیا کرے؟

جواب:۔ اب ایسے کٹھن اور دشوار مقام پر اس قضیئے کے حل کیلئے پھر اس پر صبر کرنے میں عورت کی مہارت وذہانت ظاہر ہوتی ہے چنانچہ اس موقع پر کامیابی اس کیلئے مددگار ثابت ہوگی خصوصاً جبکہ عورت اپنے خاوند کو اعتماد میں لے اور اس سے محبت کرتی رہے کیونکہ محبت سے محبت ہی پیدا ہوتی ہے اور یہ اصلاح کا بہترین طریقہ ہے اور اسی کے متعلق کسی عالم نے کہا ہے نافرمان اور اطاعت سے نکل جانیوالے نفوس کو محبت اس طرح سیدھا کر دیتی ہے جس طرح ستون سیدھے ہوتے ہیں اسی سے ہمیں محبت کا مقام سمجھ میں آسکتا ہے اور عورت اپنی مسکراہٹ' اداؤں اور حسن وجمال کے سبب (خاوند کے دل کو محبت پر آمادہ کر لیا کرتی ہے) یہ ممکن ہے کہ اس کے مسکرانے کا دلکش انداز مرد کے دل میں چاہت بھر دے پھر اس سے محبت کی عملی شکل سامنے آئے گی خانگی سعادت مندی کا اختیار صرف خاوند کے ہاتھ میں نہیں ہے بلکہ یہ خاوند اور بیوی دونوں کے ہاتھ میں ہوتا ہے میں کتنی ہی ایسی

عورتوں کو جانتا ہوں جنہوں نے اپنے خاوندوں کی اصلاح صرف محبت ودانائی کے ساتھ ہی کی ہے۔

سوال نمبر ۵:۔ وہ کونسی صفات ہیں جو کسی مسلمان عورت کا شعار وعلامت ہونی چاہئیں؟

جواب:۔ وہ تمام صفات محترم بھائی مصطفیٰ عکرمہ حفظہ اللہ کے اشعار میں مذکور ہیں، ہم انہیں ذیل میں ذکر کر رہے ہیں۔

١ أَنَا الِاسْلَامُ اَدَّبَنِی وَبِالِایْمَانِ کَرَّمَنِی

مجھے اسلام نے ادب سکھایا ہے اور ایمان کے ساتھ اس نے مجھے عزت دی ہے۔

٢ فَعِشْتُ الْعُمَرَ هَانِئَةً بَعِيْدًا عَنْ لَظَى الْفِتَنِ

تو میں نے اپنی زندگی خوشگوار ماحول میں فتنوں کی آگ سے دور رہ کر گزاری ہے۔

٣ بِاِسْلَامِی سَمَتْ رُوْحِی وَصُنْتُ بِشَرْعِهٖ بَدَنِی

میرے اسلام کے ساتھ ہی میری روح کو بلندی ملی اور میں نے اپنی شریعت اسلامیہ کے ساتھ ہی اپنے بدن کی حفاظت کی۔

٤ كِتَابُ اللّٰهِ لِیَ نُوْرٌ بِاَصْفٰی الْحُبِّ يَغْمُرُنِی

اللہ کی کتاب اب میرے لئے ایسا نور ہے جو مجھے انتہائی صاف محبت میں ڈھانپ لیتا ہے۔

٥ فَيُنْسِيْنِی هُوَ الدُّنْيَا وَلِلْجَنَّاتِ يَحْمِلُنِی

وہ مجھے دنیا بھلائے رکھتا ہے اور جنتوں کی طرف مجھے اٹھاتا ہے۔

٦ بِرَبِّی عَلَّقْتُ عَيْنِی فَاُرَقِّبُهٗ وَيَرْقُبُنِی

میں نے اپنی آنکھوں کو اپنے رب کریم کے ساتھ معلق کر لیا ہے تو میں اس کا خیال کرتی ہوں اور وہ میرا خیال رکھتا ہے۔

٧ اِذِ الْاَهْوَاءُ نَادَتْنِی حَيَائِی مِنْهُ يَمْنَعُنِی

جب خواہشات مجھے آواز دیکر اپنی طرف بلاتی ہیں تو میرا اللہ سے شرم وحیا کرنا مجھے باز

رکھتا ہے۔

٨ أُجِلُّ النَّفُسَ اَنُ تَصبُوَا لِاَمُرٍ لَایُشَرِّفُنِی

میں اپنے نفس کو ایسے کام کرنے سے باز رکھتی ہوں جو میرے بلند رتبے میں رکاوٹ بنتے ہوں

٩ اَلَیُسَ اللّٰہُ اَوُجَدَنِی لِأَبُنِیَ قَادَۃَ الزَّمَنِ

کیا اللہ نے مجھے اس لئے نہیں پیدا کیا تا کہ میں زمانے میں رہنے والوں کی قیادت کرنیوالوں کی بنیاد رکھوں۔

سوال نمبر ٦:۔ بیوی اپنے خاوند کی کس طرح محافظت کر سکتی ہے؟

جواب:۔ بیوی پر ایک بہت بڑی اور اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے وہ یہ کہ وہ اپنے خاوند کی سعادت مندی کا سبب ہے اور گھر سے باہر کی طرف سے جو پریشان کن امور اس کے خاوند کو لاحق ہوتے ہیں ان سے اس کو بالکل پریشان نہ ہونے دے اور عورت کیلئے یہ مختلف قسم کے بہت پر خطر چیلنج اور مقابلے ہیں اور ایک مہارت رکھنے والی سمجھدار عورت ہی اپنے خاوند کی بیرونی پریشانیوں کو دور کر سکتی اور انہیں اس کے دل سے نکال سکتی ہے اور وہی ہے جو جو اپنے خاوند کی نظر کو اپنی طرف جھکانے اور اس کے جذبات کو اپنی ذات تک محدود رکھنے میں اچھا کردار ادا کرتی ہے اور یہ سب کچھ بیوی کی سمجھداری اور دانائی ہی سے ہو سکتا ہے کامیاب بیوی وہی ہوتی ہے جو اپنے خاوند کی ان مرغوب اور پسندیدہ چیزوں کو پہچانتی ہو جو اس کو محبت والفت میں مزید جوش دلائیں۔ مثلاً اسے کون سے رنگ پسند ہیں‘ اسے داخلی یا خارجی کونسا لباس زیادہ پسند ہے اور وہ کونسی زینت پسند کرتا ہے۔

یاد رہے کہ وہ عورتیں جو اپنے گھر کی چار دیواری میں اپنے لباس اور زیب وزینت کے سامان استعمال کرنے میں سستی کرتی ہیں یہ ان کی زبردست غلطی ہے یہ سستی ان کی محبت کو ختم کر سکتی ہے۔ خصوصاً ان کے خاوند کام کاج کر کے گھر واپس آتے ہیں تو وہ ان کا استقبال انہیں کپڑوں میں کرتی ہیں جن میں کھانا تیار کرتے وقت بدبو سی آ ہی ہوتی ہے یا بال

ان کے پراگندہ ہوں یا لاپرواہی سے بالوں کا جوڑا کیا ہو یہ سب کچھ بغیر کسی سلیقے کے ہو۔ (تو خاوند کا دل ایسی عورت کی طرف متوجہ نہیں ہوتا) یہی وجہ ہے کہ ہم سنتے ہیں کہ فلاں کی بیوی تو بہت حسین و جمیل ہے لیکن اس کا خاوند اس کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں کرتا بلکہ اس کی نظریں غیروں پر ہوتی ہیں۔اور سنتے ہیں کہ فلاں عورت اتنی خاص خوبصورت نہیں ہے لیکن اس کے باوجود اس نے اپنے خاوند کے دل کو موہ لیا ہے اور اس پر قابو پالیا ہے اور اس کے جذبات کی وہ مالک بن گئی ہے جب ہم ایسی بات سنتے ہیں تو حیران نہیں ہوتے کیونکہ عورت اپنے خاوند کے دل کو اپنی طرف مائل کرنے یا نہ کرنے اور اسے اپنا بنانے یا نہ بنانے میں خود آپ ذمہ دار ہے۔

بے شک ہم عورت کو اس بات کی نصیحت کرتے ہیں کہ وہ ہمیشہ اپنے گھر میں اپنے خاوند کیلئے اپنی وضع قطع بدلے اور زینت کا خیال رکھے اور جب اس کا خاوند گھر آئے تو آتے ہی اس کے بچوں کی پرزور طریقہ سے شکایات لگانی نہ شروع کردے بلکہ اپنے خاوند کیلئے اپنے گھر میں پرسکون اور بارونق فضا مہیا کرے۔ مثلاً خاوند کے اعصاب کو آرام دینے کیلئے اسے دبائے اور بچوں کو اس کے پاس شور نہ کرنے دے بلکہ بچوں کو کسی ایسے کام میں مصروف کردے جو ان کیلئے مفید ہو اور اپنے گھر کے کونوں میں معطر خوشبوئیں پھیلائے فوری طور پر اسے اس کے پسند کے کھانے تیار کر کے کھلائے وہ بیوی اپنے خاوند کیلئے ایسی فضا تیار کرے جو اسکی زندگی کی وہ تمام تھکاوٹیں دور کردے جن کے ساتھ اس کا سامنا ہوتا ہے۔

اشعار

١ وَلَقَدْ اَرَاكِ كُسِيتِ اَجمَلَ مَنْظَرٍ   وَمِنَ الْجَمَالِ سَكِيْنَةٌ وَوَقَارٌ

٢ وَالرِّيحُ طَيِّبَةٌ اِذَا استَقْبَلْتِهَا   وَالعِرْضُ لَادَنَسٌ وَلَاخَوَارٌ

٣ فَجَزَاكِ رَبُّكِ عَنْ عَشِيرِكِ نَظْرَةً   وَسَقٰى صَدَاكِ مُجَلْجَلٌ مِدْرَارٌ

٤ وَاِذَا سَرَیْتِ رَاَیْتِ نَارَكِ نَوَّرَتْ وَجْهًا اَغَرَّ یَزِیْنُهُ الاِسْفَارُ
٥ صَلّٰی الْمَلٰئِکَةُ الَّذِیْنَ تُخُیِّرُوْا وَالصَّالِحُوْنَ عَلَیْكِ وَالاَبْرَارُ

ترجمہ:۔ میں تجھے دیکھتا ہوں کہ تو ایک بہترین منظر پہنائی گئی ہے (حسن و جمال اختیار کرتی ہے) اور خوبصورتی و جمال کی وجہ سے دلی تسکین اور نفس کا وقار ہوتا ہے۔

۲ اور تو جب ہوا کے سامنے ہو جاتی ہے تو ہوا خوشبودار ہوتی ہے اور تیری عزت (میلی) عیب دار اور خوار نہیں ہوتی۔

۳ تو تجھے تیرا رب تیرے خاوند کی (محبت بھری) نظر نصیب کرے اور بہت برسنے والے گھنے بادل تیری پیاس بجھائیں۔

۴ اور جب تورات کے وقت چلے تو اپنی آگ کو دیکھے کہ اس نے ایک ایسے چمکیلے چہرے کو روشن کیا ہے کہ روشنی اسے مزید زینت بخشتی ہے۔ یعنی تیرا اپنا ہی چہرہ

۵ تیرے لئے پسندیدہ فرشتے اور نیک لوگ رحمت کی دعا کریں۔

چند قیمتی اور مفید نصیحتیں

پہلی نصیحت:

امامہ بنت حارث تغلبیہ کا شمار عرب میں فضل و کمال رکھنے والی عورتوں میں ہوتا ہے اور اخلاق اور وعظ و نصیحت میں اس کے حکیمانہ اقوال بہت مشہور و معروف ہیں جب کندہ کے بادشاہ حارث بن عمرو نے امامہ بنت حارث کی بیٹی ام ایاس بنت عوف سے شادی کی تو اس دانا ماں نے اپنی پیاری بیٹی کو سہاگ رات کے موقع پر قیمتی وصیتیں کیں۔

میری پیاری بیٹی! اگر باادب اور شائستہ ہونے کی وجہ سے کسی وصیت سے بالاتر سمجھا جاتا تو وہ تیری ہی ذات ہوتی۔ لیکن یہ وصیت ایک عقل والے کیلئے یاددہانی ہوتی ہے

اور غفلت کرنے والے کیلئے تنبیہ ہوتی ہے۔

اے میری پیاری بیٹی! اگر ماں باپ کی دولت کے باعث کوئی عورت اپنے خاوند سے مستغنی ہو سکتی ہے تو وہ تم ہی ہو سکتی تھی لیکن میری بیٹی ہم مردوں کیلئے پیدا کی گئی ہیں جس طرح وہ ہمارے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔

پیاری بیٹی! جس ماحول میں تم نے جنم لیا تھا آج تم اس سے جدا ہو رہی ہو اپنے جانے پہنچانے گھر اور مانوس ساتھیوں کو تم چھوڑ کر ایک اجنبی گھر اور نا آشنا ساتھی کے پاس جا رہی ہو جو کہ تیرا بادشاہ بن گیا ہے تو اس کی مملوکہ لونڈی بن کر رہے گی تو وہ جلد ہی تیرا خادم بن جائے گا میری دس نصیحتیں یاد کر کے اپنے ساتھ لیتی جاؤ وہ تیرے لئے بہت کار آمد ثابت ہونگی۔

۱۔۲ پہلی اور دوسری یہ کہ اپنے خاوند کے ساتھ صبر و شکر کے ساتھ رہنا خندہ پیشانی سے اس کی اطاعت اور فرمانبرداری میں لگی رہنا کیونکہ صبر و شکر میں دل کو راحت ملتی ہے اور خندہ پیشانی سے ملنے سے رب کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

۳۔۴ اس کی نگاہوں کو سمجھنا اور اس کے ناک کی جگہ کو اپنے جسم سے معلوم کر لینا ایسا نہ ہو کہ اس کی آنکھیں تمہارے کسی عیب پر پڑ جائیں اور اس کی ناک تجھ سے اچھی خوشبو ہی نہ سونگھے۔

اے میری بیٹی! یہ جان رکھ کر حسنوں میں سے سب سے اچھا حسن سرمہ ہے اور سب سے اچھی مطلوب چیز پانی ہے۔

۵۔۶ اس کے کھانے کے اوقات معلوم کر لینا اور جب وہ سو رہا ہو تو خاموش رہنا' اس لئے کہ بھوک کی گرمی غصہ کو برانگیختہ کرتی ہے اور آرام میں خلل اندازی نفرت اور عداوت کا سبب بن جاتی ہے۔

۷۔۸ ... کے گھر' مال' نوکر چاکر' اور اہل و عیاں کی حفاظت کرنی ہے اس لئے کہ مال کی

حفاظت میں تیری عزت کا راز ہے اور خادموں اور اہل وعیال کی حفاظت میں گھریلو زندگی اچھی طرح گزر سکتی ہے۔

۹۔۱۰ اس کا کبھی بھی کوئی راز فاش نہیں کرنا اور اس کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کرنا کیونکہ اگر تو نے اس کا کوئی راز فاش کیا تو تو بھی اس کی بیوفائی سے امن میں نہیں رہے گی۔ اور اگر تو اس کے حکم کی نافرمانی کرے گی تو اس کے دل کو غصہ دلائے گی اور اگر وہ کبیدہ خاطر ہو تو اس کے سامنے خوشی کا اظہار نہ کرنا اور جب وہ خوش ہو تو اس کے سامنے رونے نہ بیٹھ جانا اس لئے کہ پہلی عادت بدتمیزی کی ہے اور دوسری سے اس کو کوفت ہوگی سب سے زیادہ اس کے ادب واحترام کا خیال رکھنا تو وہ بھی تیری انتہائی عزت کرے گا۔ جتنی زیادہ تو اس کی موافقت کرے گی اس سے زیادہ وہ تیرا ساتھ چاہے گا۔

اور یقین کر لے کہ تجھے حقیقی خوشی اسی وقت نصیب ہوگی جب تو اپنی مرضی کو اس کی مرضی پر قربان کر دے گی اور اپنی خواہش کو اس کی خواہش پر مقدم کرے گی خواہ اس میں تمہارا بھلا ہو یا برا۔

اللہ تمہارا بھلا کرے گا میں تمہیں الوداع کرتی ہوں۔

دوسری نصیحت

ایک ماں نے اپنی بیٹی کو اس کی شادی کے وقت نصیحت کرتے ہوئے کہا! اے میری بیٹی تو اپنے بدن کو صاف ستھرا رکھنے سے کبھی بھی بے خبر نہ ہونا کیونکہ بدن کی صفائی تیرے چہرے کو روشن کر دے گی اور تیرے خاوند کے دل میں تیری محبت بسا دے گی اور تیرے جسم سے امراض اور بیماریوں کو دور کر دے گی اور گھر کے کام کاج کرنے پر تیرے جسم کو طاقت دے گی اس لئے کہ گندی رہنے والی عورت سے طبیعتیں نفرت کرتی ہیں اور آنکھیں ان کو دیکھنا گوارہ نہیں کرتیں اور کان سننا نہیں چاہتے۔ جب بھی تو اپنے خاوند کے سامنے ہو تو

خوش خوش چہرے کے ساتھ اس کے سامنے ہو اس لئے کہ محبت ایک جسم ہے اور چہرے کا ہشاش بشاش ہونا اسکی روح ہے۔

تیسری وصیت:

دور حاضر کی ایک ماں نے اپنی بیٹی کو درج ذیل وصیت کی۔ اے میری بیٹی تو ایک ایسی نئی زندگی کی طرف جانیوالی ہے جس میں تجھ پر تیری ماں یا تیرے باپ یا تیرے بھائیوں میں سے کسی کا کنٹرول نہیں ہوگا تو ایک ایسے شخص کی رفیقۂ حیات بننے والی ہے جو تجھ میں کسی کو شریک نہیں کرنا چاہتا' چاہے وہ تیرے گوشت اور خون کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔ اے میری بیٹی تو اس کی بیوی بن کر رہ اور اس پر ماں جیسی شفقت اور مہربانی کرتی رہ اسے یہی محسوس کراتی رہ کہ اس کی زندگی اور اس کا سب کچھ تو ہی ہے اور اس کی دنیا میں سب کچھ تو ہی ہے۔

ہمیشہ کیلئے یہ یاد رکھنا کہ جوان عمر لڑکا جو کہ تیرا خاوند ہے اس کو تھوڑی سی بھی میٹھی بات سعادت مند و خوش کر دیتی ہے اور اس کو یہ تصور نہ دلانا کہ اس نے تجھ سے شادی کر کے تجھے اپنے والدین اور خاندان۔ سے محروم کر دیا ہے اس لئے کہ اس کے دل میں بھی یہ شعور آ سکتا ہے کہ اس نے بھی تیری خاطر اپنے والدین اور خاندان کے ساتھ رہنا چھوڑا ہے۔ لیکن اس میں اور تجھ میں اتنا فرق ہے جتنا مرد اور عورت کے درمیان ہوتا ہے عورت ہمیشہ اپنے خاندان میں اپنے اس گھر کی طرف راغب ہوتی ہے جس میں وہ پیدا ہوئی اور اس نے نشو و نما پائی اور بڑی ہوئی اور تعلیم پائی ہو لیکن اس کے باوجود اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے نفس کو ایسے مرد کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی کیفیت سکھائے جو کہ اس کا خاوند اور بادشاہ بن گیا ہے اور اس کے بچوں کا باپ بن گیا ہے۔ اے میری بیٹی! یہی تیری نئی زندگی ہے۔ اے بیٹی! یہی تیرا زمانہ حال و استقبال ہے۔ یہی تیرا کنبہ ہے جو تیرے اور تیرے خاوند کے سبب پیدا ہوا۔

اب سمجھ کہ تیرے ماں باپ گزر گئے میں تجھے یہ نہیں کہتی کہ تو اپنے ماں باپ اور بھائیوں کو بالکل بھلا دے اس لئے کہ وہ تجھے کبھی نہیں بھلائیں گے۔

اے میری پیاری بیٹی! ماں اپنے جگر کے ٹکڑے کو کیسے بھلا سکتی ہے لیکن میں تجھے یہ کہتی ہوں کہ تو اپنے خاوند سے محبت کر اور اسی کی خاطر زندہ رہ اور اپنی اس کے ساتھ زندگی بسر کر کے خوش بختی حاصل کر۔

چوتھی نصیحت

محمد بن مثنیٰ اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہتے ہیں اے میرے بیٹے اپنے آپ کو اجنبی عورت سے بچا کر رکھنا کیونکہ اس سے کلام کرنا وعید ہے اور اس کی آواز سخت ہے' نیکیوں کو دفن کر دیتی ہے' برائیوں کو پھیلاتی ہے اور تیرے مخالف زمانے کی مدد کرتی ہے اور زمانے کے مخالف تیری مددگار نہیں ہوتی اس کے دل میں خاوند کیلئے کوئی نرمی نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کے دل میں خاوند کا ڈر ہوتا ہے۔ اگر خاوند گھر آئے تو وہ باہر نکل جاتی ہے اور اگر وہ گھر سے باہر چلا جائے تو وہ گھر آجاتی ہے اور اگر خاوند ہنسے تو وہ رو پڑتی ہے اور اگر خاوند کو رونا آجائے تو وہ ہنس پڑتی ہے۔ اگر خاوند اس کو اپنے پاس رکھے تو وہ اس کیلئے مصیبت بن جاتی ہے اور اگر وہ اس کو طلاق دے دے تو وہ اللہ تعالیٰ سے کثرت کے ساتھ دعا کر کے خاوند کو اپنی طرف مشغول کرنے میں لگ جاتی ہے۔ لیکن پھر بھی خاوند کے بارے میں اس کا (رقت آمیز) خیال کم ہوتا ہے سب کچھ کھانے اور پینے کی چیز ملنے کے باوجود بھی خاوند کی خوب مذمت کرتی ہے۔ شور بہت کرتی ہے غیر کا مال غصب کر لیتی ہے۔ اس کے فتنے کی آگ بجھتی نہیں۔ اس کی سخت اندھیری ٹھہرتی نہیں ہے دل کی بہت تنگ ہوتی ہے۔ (چہرے اور سر کا) پر دہ کھلا رکھتی ہے۔ بچے کی پرواہ نہیں کرتی اور گھر گندہ رکھ چھوڑتی ہے اور وہ ظالم ہو کر بھی روتی

ہے اور موقع پر موجود بھی نہیں ہوتی لیکن گواہ بن جاتی ہے' اس کی زبان جھوٹ بولتی ہے اور اس کا خون فسق وفجور بہاتا ہے۔

دو عورتوں کا تقابلی جائزہ

یہ دو عورتوں کا تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے ان دونوں میں ہر ایک کا علیحدہ گھر ہے اور اپنا اپنا خاوند ہے۔

پہلی عورت:

وہ فجر کی نماز پڑھ کر اپنے خاوند کیلئے قہوہ وغیرہ تیار کرنے کیلئے بیٹھ جاتی ہے اپنے بچوں کیلئے ناشتے کا سامان بڑی سمجھداری سے تیار کرنے لگتی ہے۔

دوسری عورت:

وہ فجر کی نماز اس وقت پڑھتی ہے جبکہ اس کا وقت ختم ہونے کو ہوتا ہے پھر سونے والے کمرے میں چلی جاتی ہے اور چارپائی یا بیڈ پر لیٹ جاتی ہے تاکہ وہ اپنی نیند پوری کر سکے۔

پہلی عورت

اپنے بچوں کو نہلا کر صاف ستھرا کرتی ہے' اچھا لباس پہناتی ہے پھر وہ اکٹھے بیٹھ کر ناشتہ کرتے ہیں پھر وہ خوش خوش سکول چلے جاتے ہیں اور اس کا خاوند بھی بخوشی مسکراتا ہوا جسم میں طاقت محسوس کرتا ہوا خوش خوش طبیعت کے ساتھ اپنے کام کیلئے چلا جاتا ہے۔

دوسری عورت:

لیٹ اٹھتی ہے اور سب سے پہلا کام جو وہ کرتی ہے وہ یہ کہ اپنی بچی کی خوب پٹائی کرتی ہے۔ کس لئے؟ صرف اس لئے کہ اس نے اپنے سر کے بال سنوارے نہیں ہوتے پھر وہ اپنے دوسرے بچوں کے خلاف بڑھکیں مارنے لگتی ہے کس لئے؟ صرف اس لئے کہ وہ ابھی تک

سوئے ہوئے ہیں اٹھتے نہیں۔ تو اس وجہ سے اس کے گھر میں شور و غوغا اور چیخ و پکار برپا ہے پھر اسی حالت میں اس کا خاوند بیدار ہوتا ہے اور اپنے دفتری کام کی طرف نکل جاتا ہے لیکن اس کے دل سے کوئی پوچھ کر دیکھے کہ اس کے ساتھ کیا بیتی ہے وہ تو غم و فکر اور رنج والم کے ساتھ بھرپور اور چور چور ہوتا ہے۔ وہ اپنے دفتر یا جائے ملازمت سے قریب ہی کسی برگر پوائنٹ پر جا کر ناشتہ کرتا ہے اور سرکاری کام سے لیٹ ہو جاتا ہے اور مسلمانوں کے ضروری کاموں میں لیٹ ہونے کی وجہ سے خلل واقع ہوتا ہے۔ نقصان ہو جاتا ہے اور اس سارے نقصان کا سبب صرف اور صرف اس کی بیوی ہوتی ہے۔

پہلی عورت

اس کے بچے ناشتہ کر کے سکول چلے جاتے ہیں اور اس کا خاوند اپنے کام کیلئے چلا جاتا ہے۔ تو وہ تقریباً ایک گھنٹہ آرام کرنے کیلئے لیٹ جاتی ہے پھر اٹھ کر قرآن مجید کی تلاوت کرتی ہے اور اپنا روزانہ کا مقرر حصہ پڑھتی ہے۔ پھر ریڈیو میں قرآن کریم کا اچھا پروگرام سنتی ہے پھر مفید قسم کی کوئی کیسٹ سنتی ہے پھر اپنے گھر کی چیزوں کو خاص ترتیب سے سجاتی ہے اور صفائی کرتی ہے پھر اپنے بچوں کیلئے دوپہر کے وقت کھانے کیلئے اچھا پر از لطف لذیذ کھانا تیار کرنے لگتی ہے۔ تاکہ سکول سے آکر کھالیں۔

دوسری عورت:

جب اس کے بچے چیخ و پکار کے معرکے کے بعد سکول چلے جاتے ہیں اور اس کا خاوند اپنے کام کیلئے چلا جاتا ہے تو یہ عورت سونے والے کمرے میں داخل ہو جاتی ہے۔ تو ظہر کے وقت تک خوب نیند پوری کرتی ہے۔ جب نیند سے اٹھتی ہے تو فوراً اپنے پڑوس کے گھر چلی جاتی ہے تو جب اس کے بچے سکول سے پڑھ کر واپس گھر آتے ہیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ امی جان گھر میں موجود ہی نہیں ہوتی۔ تو پڑوسیوں سے پوچھتے ہیں کہ ہماری امی کدھر ہے تو پتہ چلتا ہے

کہ وہ ہمسایوں کے گھر گئی ہوئی ہے۔ جب وہ گھر آتی ہے تو گھر میں چیخ وپکار کا بازار گرم ہو جاتا ہے پھر بعد میں جلدی جلدی ان کیلئے دوپہر کا کھانا پکانا شروع کر دیتی ہے وہ بھی بغیر کسی سلیقے کے جس طرح کا پکتا ہے پکے کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔

پہلی عورت:

جب اس کا خاوند اپنے گھر واپس آتا ہے تو وہ دروازے پر کھڑی اس کا انتظار کر رہی ہوتی ہے۔ مسکراتے ہوئے سجے چہرے سے استقبال کرتی ہے۔ خوبصورت لباس پہنتی ہے اچھی خوشبو لگاتی ہے۔ پھر بڑے شوق و محبت کے ساتھ اس کے لئے اس کی پسند کا ایسا بہترین لذیذ کھانا تیار کر کے اس کی خدمت میں پیش کرتی ہے جو کہ وہ بڑے مزے سے کھاتا ہے پھر اس کیلئے بستر بچھا دیتی ہے تاکہ وہ کچھ آرام کرے اور اپنی تھکاوٹ دور کرے اور اپنے بچوں کو اس کے قریب نہیں ہونے دیتی تاکہ وہ اس کو آرام کر لینے دیں۔ بلکہ ان کو پکڑ کر گھر کی لائبریری میں لے جاتی ہے تاکہ وہ اپنا سکول کا کام کر لیں۔ اور اسباق یاد کریں۔

دوسری عورت:

جب خاوند اپنے کام سے فارغ ہو کر تھکا ماندہ گھر واپس آتا ہے تو وہ ذہنی سکون کا متلاشی ہوتا ہے۔ اب سکون کہاں؟ وہ تو اپنے آپ کو ایسے پاتا ہے جیسے وہ بکریوں کے باڑے میں ہو۔ ہر جگہ جوتیاں بکھری پڑی ہیں کہیں بچوں کے گندے کپڑے بکھرے پڑے ہیں گھر کے اندر سونے اور آرام کرنے کے کمرے میں بچوں کے کھلونے بکھرے پڑے ہیں اور خاوند کے استقبال کا یہ حال ہے کہ وہ باورچی خانے میں کھانا پکاتے وقت پہننے والے کپڑوں ہی کے ساتھ کر لیتی ہے جن سے پیاز اور پسینے کی سخت قسم کی بدبو آ رہی ہوتی ہے اور وہ درندے کی طرح کچلیاں نکال کر تیوڑی والے برے چہرے سے اعتراض کرتی ہوئی پیش آتی ہے کدھر گیا تھا اتنی دیر کیا کرتا رہا وغیرہ وغیرہ لمبا انتظار کرنے کے بعد (بیچارے کو) کھانا تیار کر کے دیتی ہے۔ بے

چارہ کھانے کے بعد آرام کرنے کی خاطر کوئی جگہ چاہتا ہے لیکن اسے آرام کرنے کیلئے کوئی جگہ ہی نہیں مل رہی۔(ہائے افسوس)

پہلی عورت:

عصر کی نماز کے بعد اپنے بچوں کو اچھے کپڑے پہنا دیتی ہے اور اپنے گھر کے سامان کو ایک خاص نظم و نسق سے مرتب کر کے رکھ دیتی ہے اور خود بھی تیاری کر لیتی ہے اگر اس کا خاوند اپنے کسی رشتہ دار وغیرہ میں سے کسی کے گھر زیارت کیلئے لیجانا چاہتا ہو تو وہ سب ہنسی خوشی چلے جاتے ہیں۔خوش بخت ہیں اور بچوں کا باپ بھی بڑے اچھے نصیب والا ہے کہ اپنے بچوں کو خوش خوش اور صاف ستھرے دیکھتا ہے۔

دوسری عورت:

دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد عصر کا نصف وقت گزرنے تک سوئی رہتی ہے اس کے ہمسائے آکر اسے بیدار کرتے ہیں۔کیونکہ اس نے ان کے ساتھ کسی پروگرام میں حاضر ہونے کا ارادہ کیا ہوتا ہے اور اس کا گھر بکریوں کے باڑے کی طرح گندہ ہوتا ہے تمام چیزیں غیر مرتب پڑی ہوتی ہیں۔اور اس کے بچوں کے کپڑے بھی بڑے گندے ہوتے ہیں اور ان کے بدن بھی میل کچیل سے بھرے ہوتے ہیں۔

پہلی عورت:

اس کی توجہ اور کوشش نماز مغرب کے بعد سے لے کر نماز عشاء کے بعد تک اسی میں ہوتی ہے کہ اس کے بچے قرآن کریم کی بعض سورتیں اور کچھ مسنون دعائیں یاد کرتے رہیں۔ اور وہ ان کو اس کا حکم بھی کرتی ہے کہ آنے والے کل کے سکول کے اسباق تیار کر چھوڑیں۔ پھر ان کو شام کا کھانا تیار کر کے کھلاتی ہے پھر کھانے کے بعد رات کے دس بجے تک ان کو کھیل کود کا سامان مہیا کر کے دیتی ہے پھر انہیں سونے کیلئے کپڑے پہناتی ہے۔پھر وہ سو جاتے ہیں یہ

سب کچھ ان کے دینی کام سرانجام دینے کے بعد ہوتا ہے پھر وہ عورت اپنے خاوند کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے اور اس کیلئے تیاری کیلئے زیب وزینت کا سامان استعمال کرتی ہے اور اس کے ساتھ مزاح ودل لگی کرتی ہے۔ تو پھر ایسی محبت والفت اور خوش بختی میں آکر دونوں یک جان ہو کر سو جاتے ہیں۔(ایسی عورت اپنے خاوند کا دل ضرور جیتے گی)

دوسری عورت:

مغرب اور عشاء کے بعد بازاروں اور بے ہودہ مجالس کی طرف بغیر کسی مقصد کے گردش کرتی پھرتی ہے کوئی کنٹرول کرنیوالا نہیں ہوتا۔ خاوند بے چارہ سونا اور آرام کرنا چاہتا ہے لیکن سونے کی طاقت نہیں۔ کدھر سوئے' کیسے سوئے' بچے بھی نہیں سوئے ان کو سلانے والا کوئی نہیں بے چینی اور آوازوں کا شور اور انتشار ہی انتشار ہے ایک بج چکا ہوتا ہے پھر بچے بیچارے تو خود بخود سو جاتے ہیں پھر وہ باہر سے آتی ہے آتے ہی اپنے آپ کو چارپائی پر جگہ دیتی ہے سو جاتی ہے خاوند کی کوئی پرواہ نہیں' کوئی توجہ نہیں دیتی' نہ ہی اس کیلئے کوئی اپنے آپ کو تیار کرتی ہے۔(اب ایسی عورت اپنے خاوند کا دل کیا جیتے گی؟)

بد نظمی ہی بد نظمی

کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ خاوند گھر آتا ہے تو کیا دیکھتا ہے کہ اندر جانے کے بڑے راستے میں بچوں کے کھلونے اور کپڑے ہی بکھرے پڑے ہیں۔ بچے اپنے ابو جی کا استقبال میلے کچیلے' بدبودار کپڑوں کے ساتھ ہی کرتے ہیں اور بیوی بھی اس سے ملتی ہے تو اس حالت میں ملتی ہے کہ اپنے بچوں پر غضبناک چیرنے پھاڑنے والے درندے کی طرح کچلیاں نکالنے اور مارنے پیٹنے کی حالت میں ہوتی ہے۔ وہ بے چارہ اپنے گھر کو اس حالت میں پاتا ہے کہ بے ضابطگی' بے قراری' گندگی' اور غم وفکر اور رنج والم سے بھرپور ہے وہ چاہتا ہے کہ دوپہر کا کھانا کھاؤں کھانا تو ملتا ہے لیکن خوف وہراس اور چیخ وپکار کے بعد وہ اپنے سونے اور آرام

کرنے کی غرض سے اپنے کمرے میں داخل ہوتا ہے تو کیا دیکھتا ہے کہ سب کچھ بکھرا پڑا ہے چارپائی بھی ترتیب سے نہیں رکھی بلکہ اس پر بسکٹوں کے ٹکڑے بکھرے پڑے ہیں اور تکیے پر بچے کا دودھ پینے والا فیڈر پڑا ہے اور فرش پر بچھی ہوئی چٹائی میلی ہو چکی ہے اور اس پر کسی بچے کا دودھ بہہ پڑا ہے یہاں تک کہ اگر اپنی بیوی سے انس حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کیلئے بھی ذہنی کوفت اور بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس لئے کہ اسے خود آپ ہی انس کے اسباب مہیا کرنے پڑتے ہیں۔ بیوی کی طرف سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی نہ ہی اس کی طرف سے کوئی تیاری ہوتی ہے تو ان حالات میں وہ بے چارہ کیا کرے؟ اس کا جواب تو کوئی عقل والی عورت ہی دے سکتی ہے۔

بچوں کی تربیت کا مسئلہ

خاوند کی رضامندی اور خوشنودی حاصل کرنے کیلئے سب سے زیادہ اہم چیز اس کی اولاد کی صحیح اسلامی تربیت کرنی ہے اور وہ اس طرح کہ بیوی ان بچوں کے دلوں میں اللہ اور رسول ﷺ کی محبت کا بیج بوئے اور ان کی صحیح سلفی عقیدے پر تربیت کرے اس لئے کہ بچہ ایک ریڈار کی طرح ہوتا ہے۔ جو کہ اپنے اوپر گزرنے والی ہر شے سے متاثر ہوتا ہے۔ اگر ماں سچی امانت دار اچھے اخلاق والی' بہادر اور عفت و عصمت والی ہوگی تو اپنے بچوں کی تربیت بھی اچھے اخلاق پر ہی کرے گی۔ اگر ماں خود ان اچھی خصلتوں کی بجائے ایسی بری خصلتوں کی عادی ہوگی جن کی اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نہیں اتاری مثلاً کذب بیانی' بزدلی' اور بد خلقی وغیرہ' تو اپنے بچوں کی جھوٹ' خیانت' قسمیں اٹھانے جیسی بری صفات پر ہی تربیت کرے گی۔ اس لئے کہ بچے کی قابلیت جس قدر بھی اچھی ہو اور اس کی فطرت جتنی بھی پاک صاف' صحیح سلامت ہو جبکہ اس کی صحیح راہنمائی نہ ہو سکے اور جب تک اس کا کوئی راہنما معلم اور نیک مربی نہ ہو تو بلاشک وہ بچہ اپنی فطری جانب سے سلبی (غلط) راستے کی طرف پھر جائے گا اور ہمارے پیارے رسول ﷺ

(جو کہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے) نے سچ فرمایا"

كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ اَوْ يُنَصِّرَانِهِ اَوْ يُمَجِّسَانِهِ

"ہر نو مولود بچہ فطرت اسلام پر پیدا کیا جاتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا عیسائی یا مجوسی (آگ پرست) بنا دیتے ہیں۔ (مسلم)

امام غزالیؒ نے بچے کی اسلامی تربیت کرنے کیلئے درج ذیل دس عناصر وضع کیے ہیں۔

۱: اس کو سب سے پہلے قرآن مجید' شرع کی بنیادی باتوں اور انبیاء اور صالحین کی سیرت کی تعلیم دی جائے۔

۲: والدین کی فرمانبرداری' ان کی عزت کرنے اور اس کے جو مربی اساتذہ ہیں ان کا احترام اور فرمانبرداری کرنے کی کلی عادت ڈالی جائے۔

۳: اس کو برے بچوں سے دور رکھا جائے اس لئے کہ طبیعتیں اور عادتیں ایک دوسرے کی مشابہت کے ساتھ منتقل ہو جاتی ہیں۔

۴: جب بچہ کوئی اچھا کام کرے تو واضح طور پر اس کے سامنے اس کی تعریف کی جائے ہاں اگر اس سے کوئی غلط کام ہو جائے تو اسے اکیلا کر کے ملامت کی جائے۔ تاکہ اس کے ساتھیوں میں اس کا مرتبہ گرنے نہ پائے۔ اس لئے کہ اگر بچے کو زیادہ ملامت کی جائے تو اچھے کاموں کی طرف اس کی توجہ بہت کم ہوتی ہے اور بچے کو تواضع کی تلقین کی جائے اور تکبر سے نفرت دلائی جائے۔

۵: اسے صبر و استقلال اختیار کرنے کی عادت ڈالی جائے تاکہ جب اسے مارا جائے تو روئے نہ اور نہ ہی چیخ و پکار اور کشتی کرنا شروع کر دے۔

۶: اور اسے اعلیٰ قسم کے ملائم کھانے اور بستر چھوڑنے کی عادت ڈالی جائے اور کھانے میں میانہ روی کی اس کے دل میں محبت ڈالی جائے۔

۷: گالی گلوچ اور بری باتوں سے روکا جائے۔

۸:اسے گناہ کے کام کرنے سے ڈرایا جائے اور اسے گناہ کے برے انجام پر مطلع کیا جائے جیسا کہ چوری ٗ خیانت ٗ فحش بات یا کام اور حرام کمائی وغیرہ۔

۹: بچہ جب پڑھ کر فارغ ہو تو اس کو کھیلنے اور جسمانی ورزش کا موقع دیا جائے اور اس کے دل میں ان جسمانی ورزشوں کی محبت ڈالی جائے جو اس کے دینی اور ضروری دنیاوی کاموں کے چھوڑنے کا سبب نہیں بنتیں۔

۱۰: بچے کی زندگی کے پہلے دن سے ہی اس کی تربیت کی طرف توجہ دینی ضروری ہے اور یہ اس لئے کہ اس بچے کا نفس پاک صاف اور سفید ہوتا ہے اور جو چیز بھی اس پر نقش کی جائے گی وہ اس کے صاف بے داغ نفس پر اپنا اثر چھوڑ دے گی۔ تو پھر یہ بھی ضروری ہے کہ اس کو دودھ پلانے والی عورت نیک اور دین دار ہو۔

آخر میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم کو نیک اور خیر خواہ اولاد عطا فرمائے۔ (آمین)

اشعار

عَوِّدْ بَنِيْكَ عَلَى الاٰدَابِ فِي الصِّغَرِ كَيْ مَا تَقَرَّبِهِمُ عَيْنَاكَ فِيْ الْكِبَرِ

اپنی اولاد کو بچپن ہی سے اچھے آداب کی عادت ڈالئے تاکہ بڑے ہو کر تمہاری آنکھیں ان سے ٹھنڈی ہوں۔

فَإِنَّمَا مَثَلُ الاٰدَابِ تَجْمَعُهَا فِي عُنْفُوَانِ الصِّبَا كَالنَّقْشِ عَلَى الحَجَرِ

جن آداب کو آپ بچپن سے حاصل اور جمع کر لیں گے وہ پتھر پر نقش کی طرح آپ کے ذہن میں نقش ہو جائیں گے۔

هِيَ الْكُنُوْزُ الَّتِي تَنْمُو ذَخَائِرُهَا وَلَايَخَافُ عَلَيْهَا حَادِثَ الْغِيَرِ

یہ اچھے آداب ایسے خزانے ہیں جن کے ذخیرے بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں ان پر کسی غیر کے ڈاکہ زنی کا بھی خطرہ نہیں ہوتا۔

اِنَّ الاَدِیْبَ اِذَا زَلَّتْ بِہٖ قَدَمٌ یَھْوِیْ عَلٰی فُرُشِ الدِّیْبَاجِ وَالسُّرُرِ

بلا شبہ جب باادب کا قدم پھسلتا ہے تو وہ ریشمی بچھونوں اور چارپائیوں پر ہی گرتا ہے۔

ایک مخلصانہ نصیحت

مصنف کا کہنا ہے کہ میں نے کہیں یہ نصیحت پڑھی تو پڑھ کر محسوس کیا کہ اس میں بہت قیمتی فائدے ہیں' تو میں نے مسلمان بہن کے فائدے کیلئے اس کو اس جگہ ذکر کرنا پسند کیا۔

میری مسلمان بہن!

"اللہ تعالیٰ نے تجھے اسلام کے ساتھ عزت بخشی ہے اور ایمان کیلئے تیرا سینہ کھول دیا ہے اور تجھے اس قدر تیرے حقوق وواجبات عطا کر دیئے ہیں جو اس سے پہلے گزری ہوئی امتوں میں سے کسی امت کی عورت نے حاصل نہیں کئے تھے۔ اور نہ ہی کسی زمانے میں یہ کوئی عورت حاصل کر سکتی تھی۔ یہ حقوق وواجبات ایسے ہیں جن کی پورے عالم انسانیت میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ اسلام تیرا پورا پورا حق دلواتا ہے' تاکہ تو اسلام کے ذریعے عزت حاصل کرے اور اس کی تعلیمات کو مضبوطی سے پکڑے جو کہ تیری دنیا و آخرت کی سعادت مندی کا راستہ ہے اور تاکہ تو ان عظیم امتیازات کو پہچاننے پر پوری طرح قادر ہو جائے جو اس عظیم دین نے تجھے دیئے ہیں۔ ضروری ہے کہ تو اس عظمت والے دین کی تعلیمات حاصل کرنے کیلئے اس دین کا گہرائی سے مطالعہ کرے تاکہ تیرے پاس ایک واضح دلیل موجود ہو اور تجھے پوری تشفی ہو کہ اس دین نے جو کچھ تجھے دیا ہے وہ بہت عظیم شے ہے۔ اسلام کا گہرائی کے ساتھ مطالعہ کرنے سے تجھے یہ بھی اچھی طرح معلوم ہو جائے گا کہ غیر اسلامی تہذیب سے متاثر بعض مسلمان عورتیں جو عورت کو اس کے حقوق دلوانے میں دن رات سرگرم نظر آتی ہیں ان کی تحریک کو اسلامی تحریک نہیں کہا جائے گا۔ بلکہ وہ تو بغیر تحقیق و مطالعہ کسی دعوت کے

پیچھے پڑی ہوئی ہیں۔ اسلام کے سائے تلے عورت کی جو صورت حال ہے اس کا ان کی دعوت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

اے میری اسلامی بہن!

تو ایسے (عظیم) دین کے سائے تلے زندگی بسر کر رہی ہے جو کہ زندگی کے ہر پہلو کو شامل ہے۔ تو اسی دین میں عزت و عظمت والی ہوئی ہے۔ اللہ تعالی پر ایمان رکھنے کی وجہ سے تیری حفاظت ہوئی ہے۔

تمام مذاہب کو ختم کرنے والے دین اسلام کی تعلیمات اپنی پوری توجہ اور اہتمام کے ساتھ تیری نگہبانی کا درس دیتی ہیں۔ تو پھر ضروری ہے کہ اس بہترین دین کے سائے تلے تمام غیر مسلم خواتین سے تیری شخصیت ممتاز ہو۔ اور تو اپنے اللہ کے حکموں کی پابندی کرنے کے دوران دوسری مسلمان نیک عورتوں کو روشن خیالی عطا کر اور اپنے بلند اخلاق اور اچھی سیرت کے راستے سے ہر مناسب موقع و محل میں دوسری عورتوں کے لئے عفت وطہارت اور عزت کی صفائی کی عمدہ مثالیں پیش کر۔ تو جب اس حالت میں بلند اخلاق پر ہو گی تو پھر دوسری عورتوں کو صحیح تاثر عطا کرے گی اور جیسا کہ اسلام عورتوں کیلئے چاہتا ہے کہ وہ بلند اخلاق والی ہوں‘ ان کی عزت صاف ستھری ہو اور وہ عقل سلیم کی مالک ہوں۔

اے میری اسلامی بہن!

کہیں دنیا کے دل کش مناظر دیکھ کر دھوکے میں مبتلا نہ ہو جانا۔ ورنہ تو اپنی پیاری زندگی کے مقصد کو بھول جائے گی اور دنیا کے رسم ورواج اور راہ راست سے پھسلا دینے والے مناظر جو تیرے سامنے آتے ہوں ان کے پیچھے مت چلنا۔ ورنہ تو ایسے راستے میں جا پہنچے گی جن کی تجھے کوئی ضرورت نہیں اور تو اپنے نفع و نقصان کی چیزیں پہنچان اور اپنے معاملے میں پوری

بصیرت پر ہو کر رہ اور جس عورت نے اپنی اخلاقی قدروں کو خود پامال کر دیا ہو تو اس کی زندگی کو اپنے لئے عبرت بنا۔ (جبکہ اللہ تعالیٰ نے تیری عقل کو اسلام کے ساتھ روشن کیا ہے) پھر تو اپنے آپ کو اس بات سے بچا کر رکھ کہ تو کبھی کسی ایسی عورت کی تقلید کرے جس کے ساتھ تجھے عقیدے یا اچھے اخلاق میں کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ وہ غلط عقیدے اور برے اخلاق کے ساتھ متصف ہے۔

اور تو اس بات کو اپنے ذہن میں ہمیشہ کیلئے بٹھالے کہ جب تک تو اپنے دین کی تعلیمات کو مضبوطی سے تھامے رکھے گی۔ تو یقیناً تو حق پر ہو گی دوسری عورت جو دین کی تعلیمات کو چھوڑ دے گی وہ یقیناً گمراہی اور باطل پر ہو گی اور جب تو دین کی تعلیمات سے انحراف کرنے والی عورتوں پر تنقید کرنے اور ان کو صحیح راستے کی طرف دعوت دینے کی کوشش میں ہو اور تو ان کی اصلاح چاہے اور وہ تیری صحیح بات قبول نہ کریں تو اس حالت میں صبر و تحمل سے کام لے۔ کیونکہ حق و باطل، خیر و شر اور اصلاح پسند اور فساد پسند کے درمیان شروع ہی سے مقابلہ ہوتا رہا ہے اور جب تک زمین و آسمان قائم ہیں یہ ہوتا ہی رہے گا۔

اے میری بہن!

تو اپنی استقامت اور اچھی ہدایت و راہنمائی کے ساتھ اس کام پر قدرت رکھتی ہے کہ معاشرے کے لئے ایسی نیک نسل تیار کرے جن کو اپنی ان ذمہ داریوں کا علم اور احساس ہو جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر عائد ہوتی ہیں۔

اے میری بہن!

تو ہی ایک ایسی اکیلی ذات ہے کہ تیری طاقت میں ہے کہ تو اپنے گھر میں ایک مدرسہ بنالے جس میں تیرے بچے اچھی اچھی باتیں سیکھ لیں۔ تجھے اپنے معاشرے میں رہتے ہوئے اپنے نفع مند کردار کا علم و شعور ہونا چاہئے۔ تو اس بات کی حرص کر کہ تو نئی نسل کو فضائل

اوراخلاق کی مضبوط بنیادوں پر استوار کرے اور تو اس بات سے بچ کہ کہیں تو اپنے بچوں کو غیر مسلم استانی کے سپرد کردے یا غیر اسلامی سکول میں داخل کرادے اس کا مطلب تو یہ ہوگا کہ تو نے ارادۃً یا بلاارادہ اپنے بچوں کی غیر اسلامی عقیدے کی طرف راہنمائی کرنے میں حصہ لیا جو کہ ناجائز ہے۔ میں تجھے اس بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتا ہوں کہ کہیں تو اپنے بچوں کے اللہ کے دین سے انحراف (یعنی پھر جانے) کا سبب بن جائے۔ اللہ کا دین تو ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے علاوہ کسی اور دین کو کسی سے کبھی بھی قبول نہیں کرے گا۔

اور تو یہ بات یقین سے جان لے کہ اگر تو ایسا کرے گی اور جتنا مال بھی اپنے بچوں کو غلط تعلیم دلوانے پر خرچ کرے گی جو کہ تیرے اور اسلام کے دشمنوں کے پاس جائے گا۔ جو کہ تو ان کو اپنے بچوں کی غلط تربیت اور ان کو غلط تعلیم دلوانے کے عوض دے گی۔ تو جان رکھ کہ تیری اپنے بچوں کے ساتھ جو اچھی اچھی امیدیں وابستہ ہیں وہ خاک میں مل جائیں گی آخر کار تو اس کا نتیجہ خود آپ دیکھ لے گی۔ جو کہ تیرے سامنے آ ہی جائے گا۔ وہ یہ کہ تیرے بچے دشمنان اسلام کی سی فکر و سوچ رکھیں گے اور ان کے ساتھ ان کا قوی رابطہ ہوگا اور ان کے جذبات انہیں کی ترجمانی کریں گے حتیٰ کہ ان کے دلوں میں تیرے ساتھ ماں ہونے کے ناطے سے کوئی خاص محبت والفت نہ ہوگی اور نہ ہی اپنے باپ سے اور نہ ہی اپنے اسلامی عقیدے کے ساتھ ان کے دل میں کوئی مس ہوگا۔ ان کا تعلق تو صرف ان غیر مسلم مربی اساتذہ کے ساتھ وابستہ ہوگا۔

وہ زندگی تو تیرے ساتھ گزار سکتے ہیں لیکن ان کے افکار ور جحانات اور ہیں اور تیرے اور...... اسی طرح ان کے تصورات اور ہیں اور تیرے اور......

پھر تیرے دل میں یہ سوچ کبھی نہ آئے کہ کوئی غیر مسلم شخص یا کوئی غیر اسلامی ادارہ کسی مسلمان بچے کی تربیت اسلامی بنیادوں پر کردے گا ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔

تو اس سے بچتی رہ میں تجھے اس سے بچنے کی تلقین کرتا ہوں۔

میری مسلمان بہن!

میں پھر ابتداء سے بات کرتا ہوں رسول ﷺ نے فرمایا"

لَا یُؤمِنُ اَحَدُکُم حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِه

"تم میں سے کوئی اس وقت تک (کامل) ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک اپنے (مسلمان) بھائی کیلئے وہ پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

میں امید رکھتا ہوں کہ تو ہمیشہ ہمیشہ ہمہ تن اپنی زندگی کے تمام شعبہ جات میں اللہ تعالیٰ کے حکموں کو لازم پکڑے رکھے گی اور ہر اس بات یا کام سے دور رہے گی جو اللہ تعالیٰ کے غصے کا سبب بنتے ہیں۔ اس لئے کہ یہی تیری سعادت مندی کا راستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا بھلا کرے جو خیر و بھلائی کی بات کہتا ہے۔ یا شر سے خاموش رہ کر سلامتی حاصل کرتا ہے۔

آمین

خاتمہ

زیرِ نظر کتابچہ (بیوی اپنے خاوند کا دل کیسے جیتے؟) دراصل ایک سوال ہے جو بظاہر حیران کن ہے لیکن میں نے پسند کیا ہے کہ اس سوال سے اپنے اس کتابچہ کو ختم کروں اور اس سوال کا جواب ہی میرے اس کتابچہ کا خلاصہ اور خاتمہ ہے تو میں کہتا ہوں کہ بلاشک ایک دین دار عورت جو اسلامی تعلیمات کی پیروی کرتی ہو وہ بخوبی جانتی ہے کہ اپنے خاوند کو اپنا کیسے بنایا جاتا ہے۔

تو پھر سوال بھی یہی ہے کہ خاوند کو اپنا کیسے بنایا جائے؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ خاوند کو اپنا بنانے کے چند اہم اسباب ہیں اور وہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی اطاعت کرنا۔

۲۔ گناہوں کو چھوڑ دینا۔

۳۔ خاوند کی اطاعت کرنا اور اس سے قریب ہونا اور اس کے ساتھ نرمی سے برتاؤ کرنا۔

۴۔ گھر کو صاف ستھرا رکھنا۔

۵۔ بچوں کی اسلامی تربیت کرنا۔

۶۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور اس کا تقرب حاصل کرنا۔

۷۔ خاوند کی خدمت کرنا اور مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ اس کی فرمانبرداری کرنا۔

۸۔ اچھے طریقے سے خاوند کا استقبال کرنا اور اس کے لئے آرام دہ مناسب فضا مہیا کرنا۔

۹۔ خاوند کو اپنی محبت اور احترام کا شعور دلانا تاکہ وہ سمجھے کہ اس کی بیوی اس سے محبت کرتی ہے اور اس کی عزت کرتی ہے۔

۱۰۔ خاوند کے رشتہ داروں کا خیال رکھنا۔ ان کی عزت واحترام کرنا۔ خصوصاً خاوند کے والدین اور اس کے بہن بھائیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا۔

۱۱۔ خاوند کے ساتھ حسن خلق کے ساتھ پیش آنا اور یہ سب سے اہم سبب ہے جس کی وجہ سے بیوی اپنے خاوند کو اپنا بنا سکتی ہے۔ کیونکہ اچھے اخلاق ہی دراصل حقیقی حسن وجمال ہیں۔

بہت ہی افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ آپ کئی ایسی عورتوں کو دیکھتے اور جانتے ہوں گے جن کو دین دار اور تہذیب یافتہ کہا جاتا ہے۔ حالانکہ اچھے اخلاق کے ساتھ ان کا دور کا تعلق بھی نہیں ہوتا۔ وہ اپنے خاوندوں کے سامنے بد خلقی کے آوازے کستی ہیں اور بڑھاپے کی عمر تک بھی وہ اپنے خاوندوں کو ترش روئی کے ساتھ ملتی ہیں۔ یہ کبر وغرور بے وقوفی اور خود غرضی ہے۔ کیا لوگوں کی نظروں میں ایسی عورتیں دین دار کہلانے کے لائق ہیں؟ اللہ رب العزت نے ہمیں حسن خلق اور لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آنے کی رغبت دلائی ہے۔ وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ. (آل عمران 134) اور سخت غصہ کو پی جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے۔ (یہی پرہیزگار لوگ ہیں)

اور نبی ﷺ نے بھی ہمیں حسن خلق اور کشادہ چہرے کے ساتھ ملنے میں بہت رغبت دلائی ہے اور حسن خلق کو پسند کرنے کا حکم دیا ہے فرمایا: اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ" (مسلم) نیکی حسن خلق ہے اور فرمایا: اَثْقَلُ شَيْءٍ فِي مِيْزَانِ الْمُؤْمِنِ خُلُقٌ حَسَنٌ اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ الْبَذِيَّ. مومن کے ترازو میں سب سے زیادہ وزنی عمل اچھا خلق ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ: فحش بکنے والے اور بے حیائی کی باتیں کرنے والے بدزبان کو برا سمجھتا ہے۔

اور فرمایا: اَحَبُّ عِبَادِ اللّٰهِ اِلَى اللّٰهِ اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا

اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے اللہ کو زیادہ محبوب وہ ہیں جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہیں اور آپ سے سوال کیا گیا کہ وہ کونسا عمل ہے جو سب سے زیادہ جنت میں جانے کا سبب ہوگا۔ تو آپ نے فرمایا: تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ. (ترمذی، احمد، ابن ماجہ، ابن حبان) اللہ کا ڈر اور اچھا خلق۔

اور آخر میں میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ میرے اس کتابچے کو تمام مسلمانوں کیلئے نفع مند بنائے اور میں اس کے لکھنے میں اپنی غلطی اور کوتاہی کا اعتراف کرتا ہوں ویسے تو میں نے یہ کتابچہ اپنے حسب استطاعت لکھا اور جمع کیا ہے اگر میں نے اس میں درست اور صحیح باتیں درج کی ہیں تو وہ اللہ کی طرف سے ہیں اور اگر غلط اور نادرست لکھی گئی ہیں تو وہ میرے نفس اور شیطان کی طرف سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی اچھی بات کی توفیق بخشنے والا ہے۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد والہ وصحبہ وسلم

آپ کا بھائی ابراہیم بن صالح محمود۔ ریاض ص ب ۶۰۰۹۰

مترجم عبدالرحمٰن ضیاء بن محمد شریف رحمانی اس کے ترجمہ کے مبیضہ تیار کرنے سے یوم الاثنین بمطابق ۱۹۹۸/۷/۷ کو بعد از نماز عصر فارغ ہوا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس کی نعمت کے ساتھ نیک کام پایہ تکمیل کو پہنچتے ہیں



پندرہ روزہ ترجمان دھلی ۱۵ جولائی ۱۹۶۲ ص ۱۲ جلد ۱۰ شمارہ ۶

نقلا من جریدہ نقیب جلد ۳۱ شمارہ ۳۔

وہ نام نہاد مسلمان اور وہ حقیقی ھندو جو بے پردگی کے حامی ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں کہ ہندوؤں میں عورتوں پر کسی قسم کی پابندی نہیں ہے وہ مردوں کی طرح آزاد ہیں اُنہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ ھندو دھرم کی کتابوں میں آج کل کی سیکولر عورتوں کیلئے بڑی بڑی پابندیاں عائد ہیں۔ ملاحظہ ہو مشہور ہندو مذہبی رسالہ (کلیان) گورکھ پور جلد نمبر ۳۶ ۵ مئی ۱۹۶۲ء کے صفحہ ۹۱ میں ستی دھرم (یعنی عفت و عصمت) کے عنوان کے تحت مہاتما سری ستیا رام داس اونکارناتھ نے حسب ذیل مضمون لکھا ہے:

جن آچرن (کاموں) سے ناریوں (عورتوں) کا ستی دھرم (یعنی عفت و عصمت) برباد ہوتا ہے۔

- غیر مردوں کے ساتھ گپ یا بات چیت کرنا۔
- غیر مردوں کے چہرے کی طرف دیکھ کر بات کرنا۔
- غیر مردوں سے جسم چھلانا جس کسی بہانے سے۔
- غیر مردوں کے ہاتھ سے پانی' کھانے کی چیز' کنوں' پھل یا دوسری کوئی چیز لینا۔
- غیر مرد اچھا لگے' مردوں کی جماعت میں بیٹھنا' غیر مردوں کے ساتھ بات چیت کرنا۔
- کھڑکی سے غیر مردوں کو دیکھنا' بازاروں سے اور دکانوں سے چیز خریدنا۔
- غیر مرد کے ساتھ اشارہ کرنا یا مرد کے اشارہ کا جواب اشارہ سے دینا اس کے سامنے سے بن ٹھن کر نکلنا۔

- کسی بھی بہانے سے غیر مرد کے پاس جا کر بات چیت کرنا۔ مرد کی بات اچھی لگنا۔ کان لگا کر مردوں کی بات سننا۔
- شوہر' باپ اور لڑکے کے علاوہ دوسرے کسی کے ساتھ باہر آنا جانا دوسرے مرد کی بات تو دور رہی دیور بھائی اور ماموں وغیرہ کے ساتھ بھی جانا۔
- شوہر کے ساتھ رہنے پر بھی مردوں کی جماعت کے تیر تھ وغیرہ کا سفر کرنا۔ (یعنی مندر وغیرہ میں زیارت کے لئے جانا)
- غیر مردوں کی باتوں کے بیچ میں بولنا اور دخل دینا۔
- غیر مردوں کو محبت سے پیش آنے کے لئے استدعا کرنی۔
- غیر مردوں کے ساتھ خط و کتابت کرنا۔
- غیر مردوں کیساتھ فون پر بات کرنا۔
- بغیر کسی انتظام کے غیر مردوں کے سامنے جانا مرد کے پاس پاس گھومنا پھرنا۔
- غیر مردوں کی زبان سے حسن کی تعریف سننا۔
- جس عورت کو بہت سے مرد محبت کی نظر سے دیکھتے ہیں اسکا ستی دھرم (عفت و عصمت) کھنڈت ہوتا ہے اسی سے پردہ کی پرتھا (رسم) ہے۔

عورت کو برباد کرنے والے خاوند کی پہنچان

۱۔ غیر مردوں کے پاس عورت کو لے جا کر ان کے ساتھ ہنسی مذاق کرنا۔
۲۔ غیر مردوں کے ساتھ بے جھجک ملنے جلنے کے لئے مجبور کرنا۔
۳۔ دوستوں کے ساتھ عورت کو کھیل 'ناٹک سینما وغیرہ دیکھنے کیلئے بھیجنا۔ دوستوں کے ساتھ اکیلے سفر کے لئے اجازت دینا۔
۴۔ دوستوں کیساتھ خط و کتابت کرنے کی اجازت دینا۔ فون کرنے کا اختیار دینا۔
۵۔ غیر مردوں کی جماعت کے ساتھ عورت کو لیے کر دیش بھر میں سفر کرنا۔

۶۔ مخصوص جلسہ اور میٹنگوں میں استری (یعنی عورت) کو گانا گانے کی اجازت دینا۔

جس کا شوہر گھر سے باہر ہو اسے کھیل، جسم کی آرائش، مجلس اور سوسائٹیوں میں جانا، مذاق کرنا اور دوسروں کے گھر میں جانا عصمت مآبی کے خلاف ہے۔

یہ شری جاگیہ دلکیہ جی کا قول ہے۔

عورتوں کی خیر خواہی کیلئے چند احادیثِ مبارکہ

◎ عَنْ ابي هُرَيْرَةَ مرفوعاً إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وحَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ زَوْجَها قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتِ

عورت جب اپنی پانچ نمازیں پڑھے اور رمضان کے مہینے کے روزے رکھے اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو اسے کہا جائے گا کہ جنت کے جس دروازے سے تو جانا چاہتی ہے داخل ہو جا۔ (صحیح ابن حبان)

◎ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا ساری کی ساری عارضی نفع حاصل کرنے کا ساز و سامان ہے اور دنیا کے ساز و سامان میں سب سے بہتر نیک بیوی ہے۔ (مسلم)

عَنْ ابْنِ عَبّاس رَضي الله عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولَ الله صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ الْمرأةُ الصَّالِحَةُ إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَإِذَا أَمرَهَا أَطَاعَتْهُ وَإِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ (ابوداؤد)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد کا بہترین سرمایہ نیک بیوی ہے (جس کی تین خوبیاں ہیں)

۱۔ جب خاوند اسکو دیکھے تو وہ اسے خوش کر دے۔

۲۔جب اسے خاوند حکم دے تو اس کی بجا آوری کرے۔
۳۔جب خاوند غیر حاضر ہو تو اس کی عزت و ناموس' اس کی اولاد اور اسکے مال کی حفاظت کرے۔

◎ نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مَائِلَاتٌ مُمِيلَاتٌ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَ الْجَنَّةِ وَرِيحُهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ

وہ عورتیں جو کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوتی ہے۔ مردوں کی طرف مائل ہو جانے والی اور ان کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہوں وہ نہ جنت میں داخل ہوں گی اور نہ ہی اسکی خوشبو پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو پانچ سو برس کی مسافت سے آتی ہے۔

(موطا امام مالک کتاب الجامع باب مایکرہ للنساء)

◎ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنْ النِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ مِنْ الرِّجَالِ

ابن عباس رضی اللہ عنھما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور ان مردوں پر جو عورتوں کی سی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔ (متفق علیہ' ترمذی)

◎ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِي النَّاسِ فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنْ النِّسَاءِ

میرے بعد سب سے زیادہ نقصان دہ فتنہ جو مردوں پر آئے گا وہ عورتوں کی طرف سے ہو گا۔ (ترمذی۔ابواب الادب باب تحذیر فتنة النساء۔)

◎ إن الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ وَاقْرَبُ مَاتَكُونُ بِرَوْحَةِ رَبِّهَا وَهِيَ فِي قَعْرِ بَيْتِهَا

عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت پوری کی پوری ستر ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے تاکتا ہے (تاکہ اسے اپنا آلہ کار بنائے) اور اللہ کی رحمت کے قریب تر وہ اس وقت ہوتی ہے جب کہ وہ اپنے گھر کے کسی گوشہ میں ہو۔

(ترمذی ابواب الرضاع باب کراھیة الدخول علی المغیبات)

◎ کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں

تمہیں جنتی مردوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟

فرمایا نبی جنتی ہے شہید جنتی ہے صدیق جنتی ہے چھوٹا بچہ جنتی ہے اور شہر کے کسی کونے میں اپنے مسلمان کی زیارت کرنے والا جنتی ہے۔

پھر فرمایا کیا میں تمہیں جنتی عورتوں کی خبر نہ دوں؟

فرمایا محبت کرنے والی' اولاد جننے والی' عیادت کرنے والی' خاوند کی طرف سے کوئی ظلم و زیادتی بھی ہوئی ہو تو کہے کہ یہ میرا ہاتھ تیرے ہاتھ میں ہے میں اس وقت تک سوؤں گی نہیں جب تک تو مجھ پر راضی نہ ہو جائے۔ (طبرانی) صحیح جامع صغیر حدیث ۲۶۰۴)

◎ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں کے پاس سے گزر ہوا تو آپ نے فرمایا:

يَا مَعْشَرَ النِّسَاء تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي رَأَيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّار فَقُلْنَ وَبِمَ ذَلِكَ يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءٓ

(بخاری کتاب الزکوۃ باب الزکاۃ علی الاقارب)

اے عورتوں کے گروہ تم صدقہ کیا کرو کیوں کہ میں نے جہنمیوں میں زیادہ تر تمہیں کو دیکھا ہے انھوں نے کہا اللہ کے رسول اس کی کیا وجہ ہے؟

آپ نے فرمایا: تم لعن طعن زیادہ کرتی ہے اور خاوند کی ناشکری کرتی ہو میں نے تم سے عقل و دین میں زیادہ کم کسی کو نہیں دیکھا جو مضبوط عقل والے مرد کی عقل ختم کر دینے والا ہو۔

◎ لَوْ كُنْتُ آمرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللَّهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ حَقٍّ

اگر میں نے کسی کو حکم دینا ہوتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو عورتوں کو حکم دیتا کہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں خاوند کے اس حق کی وجہ سے جو خود اللہ نے ان پر مقرر کیا ہے۔ (ابوداؤد)

دو قسم کے اشخاص کی نمازان کے سروں سے اوپر نہیں جاتی

اثْنَانِ لَاتَجَاوَزُ صَلَاتُهُمَا رُءُوسَهُمَا عَبْدٌ أَبَقَ مِنْ مَوَالِيهِ حَتَّي يَرْجِعَ إِلَيْهِ

وَامْرَأَةٌ عَصَتْ زَوْجَهَا حَتّٰي تَرْجِعَ

ا۔ بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ اپنے مالک کے پاس لوٹ آئے۔

۲۔ جس عورت نے اپنے خاوند کی نافرمانی کی ہو یہاں تک کہ اس سے باز آجائے۔

(مستدرک حاکم۔ ۳/ ۱۷۳)

ایک روایت میں یہ لفظ ہیں وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ یعنی وہ عورت کہ جس نے اس حالت میں رات گزاری ہو کہ اس کا خاوند اس پر ناراض ہو۔

(ترمذی۔ باب من ام قوماً وھم لہ کارھون)

أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ فَمَرَّتْ عَلَي قَوْمٍ لِيَجِدُوْا رِيحُهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ وَكُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ (مسند احمد ۴/ ۴۱۸)

◎ جونسی عورت خوشبو۔ عطر استعمال کر کے گھر سے نکلتی ہے پھر کسی قوم کے پاس سے اس غرض سے گزرتی ہے تاکہ وہ اسکی بو محسوس کریں تو وہ عورت زانیہ ہے اور ہر آنکھ زانیہ ہے۔

أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ

◎ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جونسی عورت اپنے ولی (یعنی سرپرست) کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو اسکا نکاح باطل ہے۔ اسکا نکاح باطل ہے۔ اس کا نکاح باطل ہے۔ (احمد' ترمذی' ابوداوَد' ابن ماجہ)

◎ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

خيرِ النِّسَاءِ الَّتِي تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ

سب سے بہتر عورت وہ ہے جو خاوند کو دیکھنے کے وقت خوش کرے اور حکم کرنے کے وقت اطاعت و فرمانبرداری کرے۔ (النسائی)

◎ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمْ امْرَأَةً

جو قوم اپنا امر عورت کے سپرد کر دیتی ہے کبھی فلاح نہیں پائے گی۔



عورت اپنے خاوند کا دِل کیسے جیتے

رسول اللہ ﷺ کے ایک ارشاد کا مفہوم ہے: ”جو عورت پانچ وقت کی نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت و فرمانبرداری کرتی رہے تو وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے“۔

(ابن حبان، احمد، طبرانی وصححہ الالبانیؒ)

زیرِ نظر کتابچے میں مصنف محترم نے عورتوں کو اسی اہم امر کی طرف توجہ دلائی ہے تاکہ وہ جنت کے کسی بھی دروازے سے جنت میں داخل ہونے کا پروانہ حاصل کر سکیں۔

نیز انہوں نے عورتوں میں مروج عام غفلتوں کی طرف توجہ دلا کر ان سے نفرت دلانے اور اجتناب کرنے کی ترغیب و تحریص بھی دلائی ہے اور بچوں کی صحیح دینی خطوط پر تربیت کرنے کی اہمیت بھی واضح کی ہے۔

اللہ تعالیٰ مصنف مترجم اور ناشر کی کوشش کو قبول فرمائے اور خواتین اسلام کو امہات المومنین اور صحابیات جیسا ایمانی جذبہ عطا فرمائے۔ (آمین)

ام عبد منیب

رمضان ۱۴۲۴ھ

دار الہدیٰ
Dar-ul-Huda
قرآن وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ
اسلامی کتب اور آڈیو کیسٹس کا مرکز
042-7639557
0300-9480166